مصلح موعود نمبر
(20-فروری کے حوالہ سے)
جلد 84-49
نمبر 36

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
ایڈیٹر: عبد السمیع خان
213029

15-فروری 1999ء
28-شوال 1419ھ
15-تبلیغ 1378ھش
بروز سوموار

مصلح موعود کے متعلق خدائی بشارات

قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے

اس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تونے مجھ سے مانگا- سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا- سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے- فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے- اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجے سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں- اور تا دین (-) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں- اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (-) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے- اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے- سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا- ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا- وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے- اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے- اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رِجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے- مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے- اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا- وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا- وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا- (-) خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے- وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا- اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا- اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ- فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر، مظہر الحق والعلاء (-) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا- نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا- ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا- وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی- تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا- وکان امراً مقضیا-"

(اشتہار 20-فروری 1886ء)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت 5 روپے

15 تبلیغ 1377 ہش 15 فروری 1999ء

"خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ"

سیدنا حضرت مصلح موعود 14- مارچ 1914ء کو جب منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ کے سامنے مشکلات کے پہاڑ تھے اور چاروں طرف سے آپ مہیب بلاؤں میں گھرے ہوئے تھے۔ اور بظاہر ناممکن نظر آتا تھا کہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو سکیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگوں نے بڑی تحدی سے یہ کہا تھا کہ قادیان کی آبادیاں ویرانوں میں بدل جائیں گی اور اب یہاں اُلّو بولیں گے۔

لیکن خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ تھا۔ اس کا سایہ آپ کے سر پر تھا اور اس نے ہر میدان میں آپ کو مظفر و منصور کیا۔ سب سے بڑا ہتھیار جو آپ کو دیا گیا وہ دعا اور تعلق باللہ کا ہتھیار تھا جو ہمیشہ کامیاب ہوتا ہے۔ یہاں حضور کی ایک رؤیا کا ذکر کرنا مناسب ہے جس میں آپ کو آئندہ پیش آنے والے مہیب خطرات سے پہلے ہی متنبہ کر دیا گیا تھا اور ان سے کامیابی کے ساتھ نبرد آزما ہونے کا روحانی طریق بھی سکھا دیا گیا تھا۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ کوئی بہت بڑا اور اہم کام میرے سپرد کیا گیا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ میرے رستہ میں مشکلات کے پہاڑ ہیں۔ میں ایک پہاڑی سے دوسری پہاڑی پر جانا چاہتا ہوں ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھ سے کہنے لگا کہ تمہیں پتہ ہے اس کام کی تکمیل کے راستہ میں بہت سی رکاوٹیں ہیں۔ یہ راستہ بڑا خطرناک ہے۔ اس میں بڑے مصائب اور ڈراؤنے نظارے ہیں ایسا نہ ہو تم ان سے متاثر ہو جاؤ اور منزل پر پہنچنے سے رہ جاؤ اور پھر کہا کہ میں تمہیں ایسا طریق بتاؤں جس سے تم محفوظ رہو۔ میں نے کہا ہاں بتاؤ۔ اس پر اس نے کہا کہ بہت سے بھیانک نظارے ہوں گے مگر تم اِدھر اُدھر نہ دیکھنا اور نہ ان کی طرف متوجہ ہونا "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے ہوئے سیدھے چلے جانا۔ ان کی غرض یہ ہوگی کہ تم ان کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔ اگر تم ان کی طرف متوجہ ہو گئے تو اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہ جاؤ گے۔ اس لئے اپنے کام میں لگ جاؤ۔ چنانچہ میں جب چلا تو میں نے دیکھا کہ نہایت اندھیرا اور گھنا جنگل تھا۔ اور ڈر اور خوف کے بہت سے سامان جمع تھے۔ اور جنگل بالکل سنسان تھا۔ جب میں ایک خاص مقام پر پہنچا جو بہت ہی بھیانک تھا تو بعض لوگ آئے اور مجھے تنگ کرنا شروع کیا تب مجھے معاً خیال آیا کہ فرشتہ نے مجھے کہا تھا کہ "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہتے چلے جانا۔ اس پر میں نے ذرا بلند آواز سے یہ فقرہ کہنا شروع کیا اور وہ لوگ چلے گئے۔ اس کے بعد پھر پہلے سے بھی زیادہ خطرناک راستہ آیا اور پہلے سے بھی بھیانک شکلیں نظر آنے لگیں حتّٰی کہ بعض سر کٹے ہوئے جن کے ساتھ دھڑ نہ تھے ہوا میں معلق میرے سامنے آئے اور طرح طرح کی شکلیں بناتے اور منہ چڑاتے۔ مجھے غصہ آتا لیکن معاً فرشتے کی نصیحت یاد آجاتی اور میں پہلے سے بھی بلند آواز سے "خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ" کہنے لگتا اور پھر وہ نظارہ بدل جاتا یہاں تک کہ سب بلائیں دور ہو گئیں اور میں منزل پر خیریت سے پہنچ گیا"۔ (الفضل 7-اپریل 1935ء)

چنانچہ خطرناک سے خطرناک وادی سے آپ اپنی جماعت کو نہایت کامیابی اور کامرانی سے بچاتے ہوئے فتح و نصرت کی نئی منازل کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اور دوست تو الگ رہے اولوالعزمی کے اس پیکر کو وہ مشاہیر بھی خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکے جو دوستوں کے زمرہ میں شامل نہ تھے۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی شدید مخالفانہ حالات میں آپ کے ثبات قدم سے متاثر ہو کر لکھتے ہیں۔

"مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان سے کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا ہے"۔ ("قلمی چہرے" مصنفہ خواجہ حسن نظامی)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ "مغلئی جوانمردی" مت کہو کہ یہ جوانمردی تو بہادر شاہ ظفر کے ساتھ دفن ہو کر اک قصہ پارینہ بن گئی۔ کہو تو یوں کہو کہ لاریب اس نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان سے کام کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ ایک صاحبِ شکوہ و عظمت اولوالعزم مرد تھا جس کے سر پر خدا کا سایہ تھا۔

(سوانح فضل عمر جلد اول صفحہ 5)

مقامِ محمود

مال و متاعِ جان و دل آپ پہ سب نثار ہے
میرے حضور آپ کو دینِ ہدیٰ سے پیار ہے

میرے حضور آپ سے روح کو زندگی ملی
میرے حضور آپ سے زندگی باوقار ہے

میرے حضور کی طرف کیسے بڑھیں نہ منزلیں
راہِ وفا میں ہر قدم آپ کا استوار ہے

میرے حضور آپ سے ٹوٹ گیا طلسمِ شب
میرے حضور صبحِ نَو آپ سے جلوہ بار ہے

میرے حضور آپ سے اہلِ جنوں کے سربلند
میرے حضور آپ سے دین کا اقتدار ہے

میرے حضور آپ سے آج ہے عظمتِ چمن
آج بھی یہ چمن حضور آپ سے پُر بہار ہے

میرے حضور آپ ہیں جس کے لئے کہا گیا
"اس کے نفس سے ہر اسیر قید سے رستگار ہے"

میرے حضور کا ظہور آمدِ دَورِ خسروی
شمعِ یقیں میرے حضور آپ سے تابدار ہے

آپ کی بات بات سے رازِ نہاں کا انکشاف
آپ کا ایک ایک لفظ موجۂ صد بہار ہے

آپ کے وار سے حضور دشمنِ دین جاں بلب
آپ سے جو جُدا ہوئی شاخ وہ بے ثمار ہے

میرے حضور آپ کے فیض کی ہیں یہ برکتیں
ربوہ کی سر زمین آج روکشِ لالہ زار ہے

آپ کی مدح میں حضور کہہ نہ سکا علیم کچھ
پڑھنے کے بعد اپنی نظم آپ ہی شرمسار ہے

عبیداللہ علیم

فرخ سلطانی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا

پیشگوئی مصلح موعود اور اس کے مصداق کا حلفیہ بیان

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی عمر پچاس سال سے زائد ہو چکی تھی۔ آپ نے دین حق کی حمایت میں دلائل کے انبار لگا دیئے تھے اور ہر چہار جانب آپ کی خاطر خدا تعالیٰ کے نشانات روز رونما ہو رہے تھے۔ مگر آپ قدیم نوشتوں میں مذکور پیشگوئی کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے نشان کے متمنی تھے جو عالمگیر حیثیت کا حامل ہو اور سورج کی طرح مشرق و مغرب پر چمکے اور آپ کے مشن میں براہ راست ممد و معاون ہو۔

آپ کے بے چین اور بے قرار دل کی کیفیت سے عالم الغیب خدا خوب واقف تھا۔ اس قلب تپاں کو سکون دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور کو جنوری 1886ء میں ہوشیارپور میں خلوت گزیں ہو کر دعائیں کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ حضور ہوشیارپور میں طویلہ شیخ مہر علی صاحب کے ایک بالاخانے میں فروکش ہوئے اور پوری خلوت نشینی اختیار فرماتے ہوئے چلہ کشی کی۔۔۔۔ اس مجاہدۂ عظیمہ کے اختتام پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بھاری بشارات عطا فرمائیں۔ اور آپ کی ذریت و نسل اور تخم سے پیدا ہونے والے ایک پسر موعود اور مصلح موعود کی خبر دی۔ حضور نے اس پیشگوئی کی الہامی تفصیل 20۔ فروری 1886ء کے اشتہار میں درج کی اور تحریر کیا کہ خدا نے مجھے اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیارپور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین (......) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ یہ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ؐ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ (......) ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء۔۔۔۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہو گا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہو گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیا۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خبر بھی دی گئی کہ

"ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہو گا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے۔ بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائے گا۔"

(اشتہار 22۔ مارچ 1886ء)

12۔ جنوری 1889ء کو حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی ولادت ہوئی۔ اسی دن حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں دس شرائط بیعت شائع کرتے ہوئے اطلاع دی کہ۔

"خدائے عزوجل نے۔۔۔۔۔ اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا کہ بشیر اول کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام محمود بھی ہو گا۔۔۔ سو آج 12۔ جنوری 1889ء میں مطابق 9۔ جمادی الاول 1306ھ روز شنبہ میں اس عاجز کے گھر میں۔ بفضلہ تعالیٰ ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی"

(تبلیغ رسالت جلد اول ص 147)

اپنے اس وعدہ کے مطابق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بعد میں شائع ہوالی کئی کتب میں پر زور طریق سے دنیا کو اطلاع دی کہ 20۔ فروری 1886ء کی پیشگوئی کا مصداق یہی فرزند ہے جس کا نام محمود ہے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

"میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہو گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جس کے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہ تعالیٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص 360)

پیشگوئی کے مطابق موعود بچہ پیدا تو ہو گیا۔ مگر اس پیشگوئی کا منتہا محض ایک بیٹے کی ولادت نہ تھا۔ یہ تو نقطہ آغاز تھا اس بچے کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کا جس کی طرف پیشگوئی میں مذکور پچاس سے زائد علامتیں انگلیاں اٹھا رہی تھیں۔ لیکن اہل بصیرت کی نگاہیں مستقبل کے دھندلکوں سے پار ہوتے ہوئے اس کے مصلح موعود ہونے کی شہادت دے کر اس کے سامنے ادب اور احترام سے جھک رہی تھیں۔ جوں جوں وہ بچہ شعور کی عمر میں قدم بڑھاتا گیا اس کے خفیہ جوہر بیدار ہونے لگے۔ اس نے تیزی کے ساتھ بلندیوں کی جانب پاؤں اٹھائے یہاں تک کہ خدا کی تقدیر نے اسے جماعت احمدیہ کی امامت کے منصب پر فائز کر دیا۔ اب اس نے ایک جہان کو ساتھ لے کر فاتحانہ قیادت شروع کی۔ اس پر جتنا بوجھ ڈالا گیا وہ اتنی ہی شان کے ساتھ سرخرو ہوا۔ دین کی عظمت اور توحید کے قیام کی خاطر اس نے بے پناہ دکھ اٹھائے اور گھائل کر دینے والی محنت اور دل پگھلا دینے والی دعاؤں کے ساتھ وہ ہر میدان اور ہر ملک میں اپنا جھنڈا گاڑتا رہا۔ اہل بصیرت نے دیکھا کہ مصلح موعود کی علامات ایک ایک کر کے اس کی ذات میں پوری ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ چنانچہ پہلے آہستہ آہستہ اور پھر برملا اسے مصلح موعود کہا جانے لگا مگر خود اس نے کبھی صراحتاً یہ دعویٰ نہ کیا کہ میں ہی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق ہوں۔

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پچیس سال کی عمر میں جماعت کے امام بنے تھے۔ اس واقعہ پر تیس سال کا عرصہ گزر چکا تھا اور باوجود آپ کی ذات میں تمام علامات پوری ہو جانے کے مخالفین کے ایک حصہ کا یہ اصرار تھا کہ اگر وہی مصلح موعود ہیں تو خدا سے الہام پاکر یہ دعویٰ کریں۔۔۔۔۔ آخر خدا نے اپنی تقدیر خاص کے ماتحت حضور پر اس حقیقت کا واضح انکشاف فرما دیا۔ یہ 5 اور 6۔ جنوری 1944ء کی درمیانی شب کا ذکر ہے حضور لاہور میں مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی کوٹھی 13۔ ٹمپل روڈ پر فروکش تھے کہ ایک عظیم الشان رؤیا کے ذریعہ آپ کو یہ بتایا گیا کہ آپ ہی 20۔ فروری 1886ء میں مذکور پسر موعود اور مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ اس رؤیا کے قریباً تین ہفتے بعد 28۔ جنوری کو بیت الاقصیٰ قادیان میں تاریخی خطبہ جمعہ میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا "وہ پیشگوئی جو مصلح موعود کے لئے تھی خدا تعالیٰ نے میری ہی ذات کے لئے مقدر کی ہوئی تھی"

یہ دعویٰ مذہبی دنیا میں زبردست تہلکہ مچا دینے والا واقعہ تھا اور اس نشان رحمت کی عظمت اور اہمیت تقاضا کرتی تھی کہ بیرونی دنیا میں عموماً اور سرزمین ہند کے اکناف میں خصوصاً اس نشان کو نمایاں طور پر پیش کیا جائے چنانچہ اس مقصد کے لئے ہوشیارپور، لاہور، لدھیانہ اور دہلی میں پبلک جلسے منعقد کئے گئے۔ ہر جلسہ میں حضرت مصلح موعود نے اپنے تفصیلی خطاب میں پرشوکت الفاظ میں اپنے آپ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دیتے ہوئے اس میں بیان کردہ علامات اپنے اوپر چسپاں کر کے دکھائیں۔ مثلاً دہلی کے جلسہ میں فرمایا:

"میں خدا سے خبر پاکر اعلان کرتا ہوں کہ وہ پیشگوئی جس کا ذکر حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) نے 20۔ فروری 1886ء کے اشتہار میں فرمایا تھا پوری ہو گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے رؤیا میں مجھے اطلاع دی کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق میں ہی ہوں۔ میں اس خدائے وحدہٗ لاشریک کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ یہ رؤیا جس کا ذکر میں نے کیا ہے خدا نے مجھے بتایا ہے میں نے خود نہیں بنایا۔ اگر میں اس بیان میں سچا ہوں اور آسمان اور زمین کا خدا شاہد ہے کہ میں سچا ہوں تو یاد رکھنا چاہئے کہ۔۔۔۔۔ ایک دن آئے گا جب ساری دنیا پر اسی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ شان کے ساتھ (دین حق) کی حکومت قائم ہو جائے گی جیسا کہ

پہلی صدیوں میں ہوئی تھی"

(فرقان اپریل 1944ء)

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد کی زندگی کا خاکہ تو پہلے ہی دین کی محبت سے بنایا گیا تھا۔ اس خدائی انکشاف نے اس میں اور دلآویز رنگ بھر دئے۔ آپ کی رفتار میں اور زیادہ تیزی اور شدت پیدا ہو گئی۔ اس دعویٰ کے بعد آپ نے قریباً بائیس سال کی عمر پائی۔ آپ پر چڑھنے والا ہر نیا دن آپ کی کامیابیوں اور کامرانیوں کی بشارت لے کر آتا تھا اور ہر رات آپ کو فتح و ظفر کی نوید دیتی تھی۔ آپ جلد جلد بڑھے، قوموں کی رستگاری کا موجب ہوئے۔ اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کیا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائی۔ قوموں نے آپ سے برکت حاصل کی اور تب آپ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منظوم پیشگوئی مصلح موعود

اٹھارہ کے اوپر چھیاسی تھے سال — کہ گویا ہوا یوں شہِ ذوالجلال
بہت بڑھ گیا جب کہ دردِ نہاں — کہ تیری صداقت ہو سب پہ عیاں
کہ تیری جماعت یہ پھُولے پھلے — زمانے پہ حق کا ہی سکّہ چلے
سو تیری دعاؤں کو مَیں نے سُنا — ترے اس سفر کو مبارک کیا
سن اے میرے پیارے سخن دلپذیر — کہ بیٹا میں دوں گا تجھے بے نظیر
نشاں ہے جو فضل اور احسان کا — بہت مرتبہ ہے اُس انسان کا
وہ فرزند دلبند ہے ارجمند — خلائق کا ہوگا بہت دلپسند
مبارک ہو فتح و ظفر کی کلید — ہے تیرے لیے یہ خوشی کی نوید
وہ ہوگا بہت ہی ذہین و فہیم — وہ رحمت کا مظہر وہ دل کا حلیم
کہ عطرِ رضا سے وہ ممسوح ہے — وہ سارے زمانے کا ممدوح ہے
وہ ہے حسن و احساں میں تیرا نظیر — کشادہ جبیں اور روشن ضمیر
علوم اس میں ہیں ظاہری باطنی — وہ دنیا میں پھیلائے گا روشنی
وہ ہوگا اسیروں کا بھی رُستگار — ہے ان کے لئے مژدۂ کردگار
مبارک کہ وہ نور آتا ہے نور — ہے جس سے جلالِ خدا کا ظہور
ہے فضلِ خدا اس پہ سایہ فگن — وہ روحِ زمانہ وہ فخرِ زمن
شکوہ اور عظمت کا حامل ہے وہ — ہماری محبّت کے قابل ہے وہ
زمانے میں شہرت وہ پا جائے گا — وہ آپ اپنی عظمت کو منوائے گا
مبارک ہو تجھ کو غلامِ زکی — جو ہوگا یقیناً تری نسل ہی
مبارک ہو لڑکا یہ پاک و وجیہہ — جو ہوگا سراسر تری ہی شبیہہ
نواسی میں آخر بفضلِ خدا — یہ موعود بچّہ تولّد ہوا
لگا جلد بڑھنے وہ ماہِ مبیں — جو سب پیشگوئیاں تھیں پوری ہوئیں

محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ

رشید موٹرورکشاپ
نیو رسول روڈ نزد کوٹیک فلنگ سٹیشن
قینچی موڑ منڈی بہاؤالدین
پروپرائیٹرز: عبدالرشید، عبدالقدوس
دوکان: 0456: 502998
گھر: 0456: 501016

ہر قسم کے چائنا پیٹر پارٹس کا مرکز۔
12 تا 24 ہارس پاور بھی دستیاب ہیں
قاسم پیٹر ہاؤس
21-کرنل مارکیٹ جنرل بس سٹینڈ ملتان
پروپرائیٹر: قاسم خان فون دوکان
234667

خان کلاتھ ہاؤس
بلاک 2
ڈیرہ غازیخان
پروپرائیٹر: سیف اللہ خان سیفی
فون رہائش
0641-61093

ڈیلرز: جی ایف سی فین
فی نیکس فین
نیشنل فین اور دیگر
اعوان الیکٹرک سٹور
AES
فریدی بازار ڈیرہ غازیخان
پروپرائیٹرز: صہیب احمد
مسعود احمد
فون رہائش: 0641-65214

پاکستان کلاتھ ہاؤس
صدر بازار ڈیرہ غازیخان
پروپرائیٹر: عبدالوہاب خان
دوکان 0641-63102
فون رہائش 0641-65780

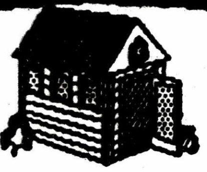
LODGINGS
GUEST HOUSE
It's Your Home You Would Want To Come Again
AIR CONDITIONED
ID TELEPHONE FACILITY
DISH ANTENA WITH & CHANNELS
24 HOURS ROOM SERVICE AVAILABLE
HOUSE NO:41 A, COLLEGE ROAD, F.7/2 ISLAMABAD
PHONE NO. 051-827179
FAX . 051-826146

مکرم یعقوب امجد صاحب

وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا

حضرت مصلح موعود کے علمی کارنامے

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مسیح موعود کی مبشر اولاد میں سے 'وہ اولوالعزم فرزند ارجمند ہیں۔ جن کی خبر آسمانی نوشتوں میں موجود ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا مامور بنا کر مبعوث کیا' تو آپ کو پیشگوئیوں کے مطابق خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری دی گئی کہ آپ کو ایک فرزند ارجمند عطا کیا جائے گا' جو بہت سی صفات محمودہ کا حامل ہوگا۔ چنانچہ آپ نے الہام الٰہی سے خبر پاکر اس فرزند موعود کی پیشگوئی کو' اس کی ولادت سے پہلے ہی شائع کردیا۔ جس میں آپ نے اس عظیم الشان پیشگوئی کا مصداق ٹھہرنے والے فرزند کی خوبیوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ زیر نظر عنوان کی مناسبت سے خاکسار نے اس پیشگوئی سے ایک دو جملوں کا انتخاب کیا ہے' جو ذیل میں درج کرتا ہوں۔

"........وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا........اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا........"

(تذکرہ طبع چہارم ص 139)

ان الفاظ کی روشنی میں ہم یہاں نہایت اختصار کے ساتھ اس فرزند موعود کے علمی کارناموں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ آپ کے علمی کمالات کا بحر بیکراں اتنا عمیق و وسیع ہے کہ اس کی تہہ سے موتی نکال کر لانا آسان کام نہیں ہے۔ تاہم یہ ناچیز اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے 'ایک ادنیٰ سی کوشش کر رہا ہے۔

ظاہری تعلیم

اس میں کوئی کلام نہیں کہ وہ فرزند موعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی ہیں۔ آپ نے 1944ء میں باقاعدہ منشاء الٰہی کے تحت اپنے "مصلح موعود" ہونے کا اعلان کیا تھا۔ اب اس پر بھی نظر رہے کہ اس پسر موعود کی دنیاوی تعلیم کیا تھی؟ جس کے بارے میں الہ ہی میں آیا ہے۔

......علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا.......

وہ روایتی انداز میں ہائی سکول میں داخل ہوئے تھے' مگر ہائی سکول کا آخری امتحان پاس کئے بغیر ہی تعلیم کو چھوڑ کر خدمت دین میں مشغول ہوگئے۔ یہ بات اس لئے تحریر کی ہے تاکہ ہر صاحب فہم و ذکا پر روشن ہو جائے کہ فی الواقع آپ کے علمی کارنامے محض الٰہی تصرف اور علم لدنی کے نتیجے میں ظہور پذیر ہوئے۔ آں موصوف نے اپنی تعلیمی حالت کا ذکر اپنی کتاب "ملائکۃ اللہ" میں یوں فرمایا ہے۔

"میں نے کوئی امتحان پاس نہیں کیا۔ ہر دفعہ فیل ہی ہوتا رہا ہوں۔ مگر اب میں خدا کے فضل سے کہتا ہوں کہ کسی علم کا مدعی آجائے' ایسے علم کا مدعی آجائے' جس کا میں نے نام بھی نہ سنا ہو اور وہ اپنی باتیں میرے سامنے مقابلہ کے طور پر پیش کرے اور میں اسے لاجواب نہ کردوں' تو جو اس کا جی چاہے کہے۔ ضرورت کے وقت پر علم خدا مجھے سکھاتا ہے اور کوئی شخص نہیں ہے جو مقابلے میں ٹھہر سکے........"

(ملائکۃ اللہ ص 53' ایڈیشن 1956ء)

تصانیف

حضرت مصلح موعود کے مذکورہ ارشاد کو زیر نظر لانے کے بعد ہم آپ کے علمی کارناموں کا ایک جائزہ پیش کرنے کی ایک ناتمام سعی کرتے ہیں۔ آپ کی تصانیف کی تعداد دو صد سے زائد ہے۔ آپ کے ذریعے پیشگوئی کے متعلقہ الفاظ کس شان سے پورے ہوئے اور کس شان کے علمی کارنامے آپ نے سرانجام دیئے۔ اس کے لئے اول ہم ان موضوعات کی ایک فہرست تحریر کرتے ہیں' جن سے متعلق آپ کی نادر تصانیف کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ بعدہ آپ کی بعض چیدہ چیدہ تصانیف کا تذکرہ کیا جائے گا۔ لیجئے! موضوعات کی فہرست ملاحظہ فرمایئے۔

(1) دینی و مذہبی تصانیف (2) دعوت الی اللہ سے متعلق تصانیف (3) اصلاحی و اخلاقی تصانیف (4) سیاسی تصانیف (5) اقتصادی و عمرانی مسائل پر تصانیف (6) تاریخی و سوانحی تصانیف (7) دہریت اور عیسائیت کے باب میں تصانیف (8) ہندومت' آریہ دھرم اور سکھ پنتھ کے بارے میں تصانیف (9) فلسفیانہ تصانیف (10) تصوف والٰہیات سے متعلق تصانیف (11) مذہب اور سائنس کے بارے میں تصانیف (12) مخالفین رسولؐ کے جوابات (13) زمینداروں کے مسائل کے بارے میں (14) تحریک کشمیر پر (15) خواتین کے مسائل (16) قیام و استحکام پاکستان (17) سرمایہ داری اور کمیونزم وغیرہ پر۔

اس مختصر جائزے میں یہ ممکن نہیں کہ مذکورہ موضوعات کا احاطہ کیا جاسکے۔ اس لئے ہم نے نمونے کے لئے چند خالص علمی کارناموں کو پیش کرنے کے لئے چنا ہے۔ تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ فی الواقع وہ "پسر موعود" علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا گیا تھا اور یہ کہ اسے سراسر علم لدنی عطا کیا گیا تھا۔ اس لئے کہ اس نے دنیا کی کسی درس گاہ سے کوئی قابل ذکر تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔

خدمت قرآن

سب سے پہلے آپ کے علمی و روحانی کارنامے۔ تفسیر القرآن۔ کا ذکر کیا جاتا ہے' جو "تفسیر کبیر" اور "تفسیر صغیر" دو ناموں سے موسوم ہے۔ اسے پڑھ کر اپنے اور بیگانے نہ صرف آپ کی قرآنی تحقیق و فہم کے قائل ہوئے' بلکہ اعتراف کرتے ہیں کہ اس تفسیر نے اہل علم کے لئے قرآنی علوم و معارف کے نئے نئے بطون وا کئے ہیں اور ان عظیم الشان پیشگوئیوں کا انکشاف کیا ہے۔ جو زمانہ حاضر سے متعلق ہیں۔

تفسیر کبیر

یہ دس ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ اگرچہ یہ پورے قرآن مجید پر محیط نہیں ہے' مگر مطالب و معارف اور مضامین کے تنوع کے لحاظ سے قرآن مجید کے اصول و فروع کو سمجھنے کے لئے جامع رہنمائی کا کام دیتی ہے۔ آیات و مسائل کے حل کرنے کے لئے ایسی راہیں متعین کرتی ہے کہ اس کی نظیر تلاش کرنا ممکن نہیں۔ اس تفسیر کے چند ایک انکشاف نمونے کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں۔

کچھ سال گزرے ایک امریکن ماہر علم الافلاک 'ڈاکٹر پرسی' نے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا کہ عیسائیوں کا مذہبی تہوار "کرسمس" مقررہ تاریخ سے سات سال بعد منانا شروع کیا گیا۔ ڈاکٹر پرسی کا یہ انکشاف معاصر روزنامہ جنگ لاہور کے شمارہ 20 دسمبر 1984ء کے آخری صفحے پر ان الفاظ میں شائع ہوا۔

"لندن (رائٹر) حضرت مسیحؑ کا یوم ولادت ان کی ولادت کی تاریخ کے مقابلے میں سات سال تاخیر سے منایا جاتا ہے۔ ایک ماہر علم الافلاک کی تحقیق کے مطابق بیت اللحم میں حضرت مسیحؑ کی ولادت کے موقع پر مجوسیوں (دانشوروں) کو بیت اللحم کے اس اصطبل تک رہنمائی کرنے والا ستارہ تقریباً دو ہزار سال قبل نمودار ہوا تھا۔ امریکی اخبار "ٹائمز" کو ماہر علم الافلاک ڈاکٹر پرسی نے بتایا کہ ان کی تحقیق کے مطابق وہ پراسرار روشنی جسے مسیحؑ کا ستارہ ولادت تصور کیا جاتا ہے زحل اور مشتری کے اتصال سے پیدا ہوئی تھی اور ان کا علم انہیں یہ ماننے پر مجبور کر رہا ہے کہ یہ اتصال اور ستاروں کا ایک سمت پر چلنے والا واقعہ سات سال قبل مسیح 15 ستمبر کو ہوا۔ مسٹر پرسی کے مطابق قرون وسطیٰ کے غلط کیلنڈر (تقویم) سے سن عیسوی کا آغاز بھی غلط ہوا۔ ڈاکٹر پرسی کے مطابق عموماً مشتری اور زحل کا اتصال 179 سال میں ایک مرتبہ ہوتا ہے۔"

(روزنامہ جنگ لاہور 20 دسمبر 1984ء)

یاد رہے کہ قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا زمانہ' وہ بتایا گیا ہے' جب کھجور کا پھل پکتا ہے۔ قرآنی بیان کی تصدیق کے لئے' پسر موعود' نے جو قرآنی علوم کے ماہر اور روحانی فیوض کے حامل ہیں' بڑی شرح و بسط سے 1958ء یعنی 1984ء سے 26 سال پیشتر اپنی محققانہ تفسیر کبیر جلد چہارم میں "سورہ مریم" کی آیت 26 کی تفسیر لکھتے ہوئے اپنی تحقیق سے یہ ثابت کیا ہے کہ قرآنی بیان مبنی بر صداقت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش جولائی کے اواخر یا اگست کے اوائل میں ہوئی۔

قرآن مجید ابدی صداقتوں کا خزینہ ہے۔ اس کے نزول پر پندرہ سو سال ہونے کو آئے ہیں۔ اس عرصے میں ہم نے بارہا اس کی صداقتوں کو آفتاب کی طرح چمکتا ہوا دیکھا ہے۔ اس سلسلے میں تفسیر کبیر کا ایک اور حوالہ یہاں نقل کیا جاتا ہے' جس کا تعلق دور حاضر سے ہے۔ حضرت مصلح موعود نے سورہ انبیاء کی آیت 106 کی تفسیر کے دوران مسئلہ فلسطین کی طرف نہایت لطیف اشارہ فرمایا ہے۔

"عبادی الصّٰلحون کے ہاتھ میں (ارض مقدس کا قبضہ) کس طرح رہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ عارضی طور پر قبضہ پہلے بھی دو دفعہ نکل چکا ہے اور عارضی طور پر اب بھی نکلا ہے۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ "عارضی طور پر" تو لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر لازماً مسلمان فلسطین میں جائیں گے اور بادشاہ ہوں گے اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ پھر یہود وہاں سے نکالے جائیں گے۔ اور لازماً اس کے یہ معنے ہیں کہ سارا انظام جس کو یو۔ این۔ او اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے' اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجادیں اور پھر اس جگہ پر لاکر مسلمانوں کو بسائیں گے۔ حدیثوں میں بھی یہ پیشگوئی آئی ہے۔ حدیثوں میں یہ ذکر ہے کہ فلسطین کے علاقے میں اسلامی لشکر آئے گا اور یہودی اس سے بھاگ کر پتھروں کے پیچھے چھپ جائیں گے اور جب کوئی مسلمان سپاہی کسی پتھر کے پاس سے گزرے گا' تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مسلمان! خدا کے سپاہی' میرے پیچھے ایک یہودی کافر چھپا ہوا ہے اس کو مار۔........رسول کریمؐ پیشگوئی فرماتے ہیں کہ ایک وقت میں یہودی اس ملک پر قابض ہوں گے۔ مگر خدا پھر مسلمانوں کو غلبہ دے گا اور اسلامی لشکر اس ملک میں داخل ہوں گے اور یہودیوں کو چن چن کر چٹانوں کے پیچھے ماریں گے۔...... مستقل طور پر' تو فلسطین عبادی الصّٰلحون کے ہاتھ میں رہنی ہے۔ سو خدا تعالیٰ کے عبادی الصّٰلحون محمد رسول اللہ ﷺ کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کرسکتے ہیں نہ ایچ۔ بی کچھ کرسکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کرسکتی ہے۔ یہ خدا کی تقدیر ہے۔ یہ تو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگالے۔"

(تفسیر کبیر جلد چہارم ص 576 مطبوعہ 1958ء)

قرآن مجید میں ایک ترکیب "بنی اسرائیل" آئی ہے۔ ایک جگہ صرف "اسرائیل" کا کلمہ

بھی استعمال ہوا ہے۔ ایک دفعہ اس عاجز نے لفظ "اسرائیل" کی تحقیق کے لئے دور حاضر کے بعض نامور مفسرین کی تفسیروں کا مطالعہ کیا' تو میری تشفی نہ ہوئی۔ کوئی آدھی درجن تفسیروں کی ورق گردانی کے بعد بھی تشنگی کا سامان نہ ہوا' تو میں نے "تفسیر کبیر" جلد اول کی طرف رجوع کیا' تو وہاں "اسرائیل" کے بارے میں کوئی تین صفحوں پر مشتمل تفسیر و تحقیق پڑھنے کو ملی۔ خاکسار اہل نظر سے گزارش کرتا ہے کہ وہ تفسیر کبیر' جلد اول ص 350 تا ص 352 کا خود مطالعہ کریں' اس کے بعد دیگر تفاسیر کے ساتھ موازنہ کرلیں' تو معیار خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔

غیروں کا اعتراف

اب چند ایسے حوالے تحریر کئے جاتے ہیں' جن سے یہ ثابت ہوگا کہ غیر از جماعت دانشور بھی حضرت مصلح موعود کے علمی ذوق اور قرآن دانی کے معترف ہیں۔

1- مولانا ظفر علی خاں' ایڈیٹر اخبار "زمیندار" لاہور' رقمطراز ہیں۔

"....تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کرسکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔ تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔"

(ایک خوفناک سازش' از مولانا مظہر علی اظہر ص 196)

4 مارچ 1927ء کو لاہور میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ یہ جلسہ شاعر مشرق علامہ اقبال کی صدارت میں ہوا' جس میں حضرت مصلح موعود نے ایک تقریر فرمائی۔ اس تقریر کے بعد صدر جلسہ علامہ اقبال نے حاضرین سے اپنے نہایت مختصر خطاب کے دوران فرمایا۔

"....ایسی پراز معلومات تقریر بہت عرصے کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے۔ خاص کر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے۔ میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا۔ تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے' وہ زائل نہ ہو جائے۔"

(الفضل 15 مارچ 1927ء)

مولانا عبدالماجد دریا آبادی' مدیر صدق جدید لکھنؤ نے اپنے رسالے کی ایک اشاعت میں حضرت مصلح موعود کو ان کی رحلت کے بعد ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور (-) کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں' ان کا اللہ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی' جو تشریح' تبیین اور ترجمانی وہ کر گئے ہیں' اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔"

(صدق جدید' لکھنؤ 18 نومبر 1965ء)

تفسیر کبیر کے علاوہ حضرت مصلح موعود نے مکمل قرآن مجید کا ایک بامحاورہ اردو ترجمہ بھی کیا ہے۔ جو مختصر تفسیری حواشی سے مزین ہے۔ اسے بھی دانشور طبقے نے قرآن فہمی کے لئے ایک مثالی ترجمہ قرار دیا ہے۔ یہ ترجمہ تفسیر صغیر کے نام سے چھپ چکا ہے۔

بعض اہم تصانیف

تفسیر و ترجمہ قرآن مجید کے علاوہ آپ کا عطا کردہ ایک علمی و روحانی گنجینہ بھی ہے۔ آپ نے اس کے ذریعے دور حاضر کے بعض پیچیدہ مسائل کا حل نہایت عمدگی سے عام فہم انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں آپ کی بعض تصانیف کا اختصار سے ذکر کیا جاتا ہے۔ ان تصانیف میں سے اس وقت ہمارے پیش نظر "اسلام میں اختلافات کا آغاز" "اسلام کا اقتصادی نظام" اور اور "نظام نو" ہے۔

"اسلام میں اختلافات کا آغاز" یہ ایسا موضوع ہے کہ اس پر اظہار خیال کرنا یا کچھ لکھنا بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ مگر حضرت مصلح موعود نے نہایت عمدگی اور ذہانت سے اس عنوان کا حق ادا کیا ہے۔ آپ نے 26 فروری 1919ء کو اسلامیہ کالج لاہور میں مشہور مورخ سید عبدالقادر صاحب ایم۔اے پروفیسر شعبہ تاریخ کی صدارت میں اپنا مذکورہ لیکچر پیش کیا' جو بعد میں اہل شوق کے تقاضے پر کتابی صورت میں پیش کیا گیا۔ اس لیکچر کی علمی حیثیت اور تاریخی اہمیت سے متعلق پروفیسر مذکور نے ان الفاظ میں اپنے صدارتی خطاب میں ارشاد فرمایا۔

"فاضل باپ کے فاضل بیٹے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا نام نامی اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ یہ تقریر نہایت عالمانہ ہے۔ مجھے بھی اسلامی تاریخ سے کچھ شُد بُد ہے اور میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلمان بہت تھوڑے مورخ ہیں' جو حضرت عثمانؓ کے عہد کے اختلافات کی تہہ تک پہنچ سکے ہیں اور اس مہلک اور پہلی خانہ جنگی کے فتنہ کے اسباب سمجھنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ صرف خانہ جنگی کے فتنہ کے اسباب سمجھنے میں کامیابی ہوئی ہے بلکہ انہوں نے نہایت واضح اور مسلسل پیرائے میں ان واقعات کو بیان فرمایا ہے۔ جن کی وجہ سے ایوان خلافت مدت تک تزلزل میں رہا۔ میرا خیال ہے ایسا مدلل مضمون اسلامی تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے احباب کی نظر سے پہلے نہیں گزرا ہوگا۔"

(پیش لفظ کتاب مذکور)

"اسلام کا اقتصادی نظام" ملکوں کے امن و امان اور تعمیر و ترقی میں اقتصادی و معاشی حالت کو ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی ہے۔ آج کی ترقی یافتہ ریاستیں اس دعوے کی منہ بولتی دلیل ہیں۔ مگر ان کی اقتصادی ترقی نے ان کی روحانی حالت کو ازبس بگاڑ دیا ہے۔ ان حالات کو دیکھ کر بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ اقتصادی حالات کے سنورنے سے انسان صرف مادی طور پر ترقی کر سکتا ہے اور اس کے لئے وہ یورپ اور اشتراکی ملکوں اور امریکہ وغیرہ کی مثال پیش کرتے ہیں۔ مگر ایسے حالات میں قرآن نے جو اقتصادی نظام پیش کیا ہے' اہل عالم کو اس کی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ وہ مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں میں مساوی ترقی کے مواقع پیش کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود نے' دنیا کی اسی ضرورت کے تحت 1945ء میں "احمدیہ انٹرکالجیئیٹ ایسوسی ایشن" کے زیر انتظام لاہور میں ایک علمی لیکچر "اسلام کا اقتصادی نظام" کے عنوان پر دیا۔ اس لیکچر کو سننے کے لئے احمدی احباب کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں مسلم اور غیر مسلم معززین تشریف لائے۔ جن کی اکثریت تعلیم یافتہ تھی اور پنجاب یونیورسٹی کے طلبہ اور اساتذہ خصوصاً اس موقعے پر موجود تھے۔ اس تقریر کی صدارت ایک ہندو سکالر مسٹر رام چند چندہ' ایڈووکیٹ' لاہور ہائی کورٹ نے کی۔ یہ تقریر تقریباً اڑھائی گھنٹے جاری رہی اور تقریر کے دوران حاضرین کے وفور شوق کا عالم دیدنی تھا۔ صدر جلسہ نے تقریر کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ تحریک احمدیہ ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہیں۔ جماعت احمدیہ (دین) کی وہ تفسیر پیش کرتی ہے' جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو میں یہ سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ (دین) اپنے قوانین میں صرف مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ (دین) تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے۔"

(دیباچہ اسلام کا اقتصادی نظام)

"نظام نو" دنیا کی اکثر ریاستیں سرمایہ دارانہ نظام کے تحت چلتی آرہی تھیں' مگر جب انسانی شعور نے کروٹ بدلی اور اس نے محسوس کیا کہ سرمایہ دار مظلوم مزدور کا خون پیتا ہے' تو اس نظام کی کوکھ سے اشتراکی نظام نے جنم لیا۔ لیکن کچھ عرصے کے بعد جب اس نظام سے بھی عوام بددل ہو کر ظلم و ستم کا نشانہ بننے لگے' تو ان حالات کو سدھارنے اور امن و سلامتی کی فضا کو قائم رکھنے کے لئے 1942ء میں جماعت احمدیہ کے امام حضرت مصلح موعود نے اہل عالم کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک "نظام نو" عطا کیا۔ یہ ایک ایسا اقتصادی نظام مہیا کرتا ہے کہ خلوص نیت سے اگر اسلامی ریاستیں اسے اپنالیں' تو نہ صرف ان کے اقتصادی مسائل حل ہو جائیں گے' بلکہ فضا بھی ہموار ہو جائے گی اور عوام الناس خوشحال ہو کر پرامن زندگی گزاریں گے۔ اس کتاب میں آپ نے قرآن کے اقتصادی نظام کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے سرمایہ دارانہ نظام حیات اور اشتراکی نظام کا قرآنی نظام حیات سے ایک تقابلی جائزہ پیش کرتے ہوئے ہر دو مذکورہ نظاموں کے نقصانات کا تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ قرآن اور جدید تحریکات کا مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس کا مطالعہ کرنا یقیناً فکر انگیز ہوگا۔ بلکہ امریکہ نے جو "نظام جہان نو" کا آوازہ چند سال پہلے بلند کیا تھا' وہ بھی اس کے سامنے ہیچ ہے۔ اس لئے کہ دینی تعلیمات کی روشنی میں پیش کیا جانے والا "نظام نو" سوسائٹی کے ہر طبقے کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ کسی طاقتور امریکہ کو کسی کمزور عراق پر حملہ آور ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔

الغرض حضرت مصلح موعود نے دو صد کے قریب جو کتب تصنیف فرمائی ہیں' وہ سب کی سب اپنے اندر انسانی فلاح و بہبود' مظلوم کے حقوق کی حفاظت اور ہر انسانی طبقے کی حفاظت کی ضمانت کے اصول رکھتی ہیں۔ آجکل یہ کتب "فضل عمر فاؤنڈیشن" کے تحت بیس جلدوں میں "انوار العلوم" کے نام سے طبع ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ احباب ان سے پورا پورا استفادہ کریں گے۔

ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے
پاک ربڑ انڈسٹریز
ڈسکہ روڈ سیالکوٹ
پروپرائٹرز:
عبدالحفیظ گھمن
امان اللہ گھمن
P.O Box : 2450
آفس 0432-550437
550919

احباب جماعت احمدیہ کیلئے سستا اور معیاری پیکج
4300 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے
احمدیہ چینل حاصل کریں
نواز سیٹلائٹ
پروپرائیٹر
شوکت ریاض قریشی
فیصل مارکیٹ 3- بال روڈ
لاہور 5400
فون نمبرز
آفس 7351722
7352212

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پٹہ کمانی

پیشلسٹ
• پٹہ کمانی
• سلنسر بکس' پائپ
• آٹو ربڑ پارٹس
نیز
وزو کی جینئن پارٹس
میاں بھائی
10- منٹگمری روڈ' لاہور
فون نمبر (042) 3613373 - 6313372 - 6374740

مکرم فضل احمد صاحب

"فتح و ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے"

دورِ مصلح موعود کی تحریکات و فتوحات کا ایک جائزہ

☆ 100 کے قریب علمی، تربیتی اور روحانی تحریکات
☆ ممالک بیرون میں 311 خانہ ہائے خدا کی تعمیر
☆ 46 ممالک میں احمدیہ مشنوں کا قیام
☆ 164 واقفین زندگی نے بیرون ممالک میں دعوت الی اللہ کا فریضہ سرانجام دیا
☆ 16 زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت
☆ 24 ممالک میں 74 تعلیمی مراکز کا قیام
☆ 28 دینی مدرسوں اور 17 ہسپتالوں کا قیام
☆ 40 کے لگ بھگ اخبارات و رسائل کا اجراء
☆ حضور کی 225 کتب و رسائل کی تصنیف
☆ 10 ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی حضور کی قرآنی تفسیر

حضرت مصلح موعود کی تحریکات

نومبر 1916ء - آنریری (مربیان) کے لئے تحریک
دسمبر 1916ء - خواتین کو (دعوت الی اللہ) فنڈ کی پہلی تحریک
7- دسمبر 1917ء - تحریک وقف زندگی
مئی 1922ء - حفظ قرآن کی تحریک
7- مارچ 1923ء - شدھی کے خلاف جہاد کی تحریک
10- فروری 1925ء - چندہ خاص کی تحریک
13- فروری 1925ء - اشاعت احمدیت کی خاص تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1928ء

جولائی 1928ء - لاوارث بچوں اور عورتوں کی خبرگیری کی تحریک
خصوصی جلسہ ہائے سیرۃ النبی کی تحریک
دسمبر 1928ء - گھروں میں درس جاری کرنے کی تحریک تعلیم نسواں کی خاص تحریک
1928ء - جہاد بالقرآن کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1930ء

نفلی روزوں کی خاص تحریک
خود حفاظتی کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1931ء

حضرت مسیح موعود کی طرز تحریر اختیار کرنے کی تحریک
اتحاد بین المسلمین کی تحریک
صنعت و حرفت کی طرف توجہ کی تحریک
خواتین میں بہادری پیدا کرنے کی خاص تحریک
مسلم کانفرنس کے قیام کی تحریک
5- فروری اہل کشمیر کے لئے مالی و جانی قربانیوں کی پرزور تحریک
دسمبر - قادیان میں مکان بنانے کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1932ء، 1933ء

8- جنوری - پیغام احمدیت پہنچانے کی زبردست تحریک
8- جنوری - تحریک مصالحت
1933ء - اردو سیکھنے کے لئے کتب حضرت مسیح موعود پڑھنے کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1934ء

4- جنوری احمدیوں کی تربیت کے لئے تحریک سالکین
23- نومبر - تحریک جدید کا اجراء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1937ء

عالمگیر جنگ کی خبر اور خاص دعاؤں کی تحریک
نومبر - روایات رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ محفوظ کرنے کی تحریک
دسمبر 1937ء - مستقل وقف کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1940ء

غیر مبایعین کو دعوت الی اللہ کی خاص تحریک
29- مارچ - رفقاء مسیح موعود کو اشاعت احمدیت میں سرگرم عمل ہونے کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1942ء، 1943ء

22- مئی - قادیان کے غرباء کے لئے غلہ کی تحریک
26- جون - مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے دعا کی تحریک
جولائی - احمدی نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونے کی تحریک
15- ستمبر - بیرونی مربیان کے لئے خصوصی دعا کی تحریک
ستمبر - مربیان کو ذکر الٰہی کی اہم تحریک
6- اکتوبر - ہندوستان میں دعوت الی اللہ کی خاص تحریک
اکتوبر 1943ء - دعوت الی اللہ کی خاص تحریک اور مباحثات سے ممانعت
وقف زندگی برائے دیہاتی مربیان

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1944ء

مارچ - خاندان مسیح موعود کو وقف کی خاص تحریک
10- مارچ - وقف جائیداد کی تحریک
24- مارچ - وقف زندگی کی وسیع تحریک
مارچ - تعلیم الاسلام کالج کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی تحریک
ماہرین علوم پیدا کرنے کی تحریک
24- اپریل حفاظ پیدا کرنے کی تحریک
مئی - رضاکارانہ دعوت الی اللہ کی ولولہ انگیز تحریک
مئی - تسبیح و تحمید اور درود شریف کی اہم تحریک
مئی - اصلاح نسواں کی الہامی تحریک۔
30- مئی - بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک
23- جون - نوجوانوں کو بالالتزام نماز تہجد کی تحریک
4- جولائی - تحریک حلف ۔۔۔۔۔
جولائی - ہندوستان میں سات مراکز اشاعت حق کی تحریک
اگست - بیویوں میں عدل و انصاف کی تحریک
20- اکتوبر - مشہور زبانوں میں تراجم قرآن اور لٹریچر کی تحریک
21- دسمبر - کیونسٹ تحریک کا مطالعہ کرنے کی تحریک
جماعت کو رفقاء بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود سے فائدہ اٹھانے کی تحریک

1945ء، 1946ء

19- اکتوبر - جماعت میں اعلیٰ تعلیم کی توسیع کے لئے سکیم
خاندانی وقف کی تحریک
تحریک وقف تجارت
1946ء - مسلمانان عالم کے لئے دعائے خاص کی تحریک۔
1946ء - نوجوانان احمدیت کو قربانیوں کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1947ء تا 1951ء

فروری - حفاظت مرکز کے لئے مالی قربانیوں روزوں اور دعاؤں کی خاص تحریک
احمدی مہاجرین کے لئے کمبلوں، لحافوں اور توشکوں کی تحریک
اکتوبر - احمدیوں کو حفاظتی فنون سیکھنے کی تلقین
12- اکتوبر - ذکر الٰہی کی تحریک
انڈونیشیا - ایبے سینیا اور سعودی حکومت سے سفارتی تعلقات قائم کرنے کی تحریک۔
اشاعت دین کے لئے فقیرانہ رنگ پیدا کرنے کی ہدایت
1948ء - فتنہ صیہونیت کے مقابلہ کے لئے زبردست تحریک
29- جولائی 1949ء - قرآن کا اردو ترجمہ سیکھنے کی پرزور تحریک۔
18- نومبر 1949ء - منافق طبع لوگوں کی اصلاح کی تحریک
1950ء - دعوت الی اللہ کے لئے جدید لٹریچر تیار کرنے کی تحریک
دفاع وطن کی تیاری کی پرزور تحریک
2- فروری 1951ء - دعاؤں کے چلہ کی خاص تحریک
مارچ 1951ء - دعوۃ الی اللہ کا حلقہ وسیع کرنے کی تحریک

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1952ء تا 1954ء

جنوری - محاسبہ نفس کی دعوت
فروری - قوم کی بے لوث خدمات بجالانے کی تلقین
عالم اسلام کو دعوت اتحاد
تعلق باللہ اور دعاؤں کی خاص تحریک
4- جولائی - صبر و صلوٰۃ کی پرزور تحریک
اگست - بیوت الذکر کو ذکر الٰہی سے معمور کرنے کی تحریک
یکم ستمبر - تحریک حج
خدمت پاکستان کی خصوصی تحریک۔
1953ء - سات روزے رکھنے کی تحریک
سچائی اختیار کرنے کی تحریک
دسمبر 1953ء - تحریک جدید میں شمولیت کی خاص تحریک
22- اکتوبر 1954ء - پاکستان کے لئے تحریک دعا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

1955ء تا 1960ء

28- جنوری - فارغ التحصیل شاہدین کے لئے نئی سکیم

ضرورت زمانہ کے مطابق لٹریچر تیار کرنے کی تحریک
8- فروری- صدر انجمن احمدیہ کے لئے واقفین کی تحریک
مسلم فرقوں سے مغربی ممالک میں دعوت الی اللہ کی پرزور اپیل
1956ء- حضرت بانی سلسلہ کے مقدس تبرکات کی حفاظت کی تحریک
1956ء- امریکہ میں نظام وصیت کے نفاذ کی پرزور تحریک
مارچ 1956ء- قادیان کے لئے تحریک وقف زندگی
1958ء- وقف جدید کی تحریک
10- جنوری 1958ء- صد سالہ جوبلی منانے کی تحریک
جولائی 1958ء- نوجوانان احمدیت کو سرگرم عمل رہنے کی تحریک
29- اگست 1958ء- سینما بینی کے خلاف موثر آواز
16- نومبر 1960ء- ایک نئی الہامی دعا پڑھنے کی تحریک

دور مصلح موعود کے مشن

اپریل 1914ء- انگلستان
14- مارچ 1915ء- سیلون
15- جون 1915ء- ماریشس
15- فروری 1920ء- امریکہ
19- فروری 1921ء- سیرالیون
28- فروری 1921ء- غانا
8- اپریل 1921ء- نائیجیریا
1921ء- بخارا
1922ء- مصر
18- دسمبر 1923ء- جرمنی
1924ء- ایران
17- جولائی 1925ء- شام
ستمبر 1925ء- سماٹرا
1928ء- فلسطین
20- فروری 1931ء- جاوا
27- نومبر 1934ء- کینیا
2- مارچ 1935ء- برما
1935ء- سنگاپور- ملایا
27- مئی 1935ء- ہانگ کانگ
4- جون 1935ء- جاپان
10- مارچ 1936ء- سپین
1936ء- ہنگری
1936ء- البانیہ
1936ء- یوگوسلاویہ
1936ء- ارجنٹائن
1936ء- پولینڈ
1937ء- اٹلی
جنوری 1938ء- چیکوسلواکیہ
17- مئی 1946ء- فرانس
1946ء- مقلیہ (سسلی)
19- اگست 1946ء- عدن
13- اکتوبر 1946ء- سوئٹزرلینڈ
جون 1947ء- بورنیو
2- جولائی 1947ء- ہالینڈ
3- مارچ 1948ء- اردن
2- فروری 1949ء- مسقط
فروری 1949ء- گلاسگو
27- اگست 1949ء- لبنان
1950ء- ٹرینیڈاڈ
1956ء- ڈچ گی آنا
3- جنوری 1956ء- لائبیریا
وسط 1956ء- سکنڈے نیویا
12- اکتوبر 1960ء- فجی
1961ء- آئیوری کوسٹ
1961ء- گیمبیا
1962ء- ٹوگولینڈ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اخبارات و رسائل

مارچ 1906ء- (تشحیذ الاذہان) } یہ عہد خلافت سے قبل کے ہیں
19- جون 1913ء- الفضل کا اجراء }
7- اکتوبر 1915ء- اخبار "فاروق"
جون 1916ء- اخبار "صادق"
1916ء- The Message (سیلون)
26- مئی 1926ء- احمدیہ گزٹ قادیان
دسمبر 1926ء- سن رائز
15- دسمبر 1926ء- مصباح از قادیان
اپریل 1930ء- رسالہ "جامعہ احمدیہ"
1930ء- تعلیم الاسلام ہائی سکول- میگزین
1930ء- اسلامی دنیا- قاہرہ
4- اگست 1934ء- اخبار "اصلاح" سرینگر
یکم مئی 1935ء- رسالہ "البشریٰ" کا اجراء (از حیدرآباد)
1935ء- مسلم ٹائمز- لندن
1935ء- سہ ماہی رسالہ "الاسلام" از لندن
1936ء- رسالہ مینپنزی یا منگو- مشرقی افریقہ
1936ء- تعلیم الدین- قادیان-
1936ء- "الہدیٰ"- مشرقی افریقہ
1942ء- ماہنامہ "فرقان"- قادیان
1949ء- الاسلام- سوئٹزرلینڈ
1949ء- اخبار الرحمت- از لاہور
1950ء- "المنار" تعلیم الاسلام کالج
اگست 1950ء- مسلم ہیرلڈ- گلاسگو
1951ء- التبلیغ- ربوہ
وسط 1951ء- الفرقان
ستمبر 1951ء- درویش- قادیان
اکتوبر 1952ء- خالد
1953ء- "المصلح" کراچی کا باقاعدہ اجراء
1954ء- Peace- بورنیو
1955ء- رسالہ "اصحاب احمد"
1955ء- افریقن کریسنٹ
1957ء- ایسٹ افریقن ٹائمز- مشرقی افریقہ
1958ء- سوینر- کراچی
1959ء- الاسلام- ہالینڈ
1959ء- ماہنامہ ایکوّا اسلام
1960ء- ماہنامہ انصاراللہ
1961ء- احمدیہ گزٹ- سوئٹزرلینڈ
اگست 1965ء- تحریک جدید

1959ء- البشریٰ جامعہ احمدیہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تنظیموں، مجالس اور اداروں کا قیام

12- اپریل 1914ء- انجمن ترقی دین کی بنیاد
15-16- اپریل 1922ء- مجلس شوریٰ کی ابتداء
25- دسمبر 1922ء- لجنہ اماء اللہ کا قیام
یکم مئی 1926ء- دارالشیوخ کی بنیاد
20- مئی 1928ء- جامعہ احمدیہ کی بنیاد
1935ء- بورڈنگ تحریک جدید کا قیام
31- جنوری 1938ء- خدام الاحمدیہ کا قیام
فروری 1939ء- مجلس ناصرات الاحمدیہ کا قیام
26- جولائی 1940ء- مجلس انصاراللہ کا قیام
1943ء- افتاء کمیٹی کا قیام
11- مئی 1944ء- فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا قیام
26- مئی 1944ء- فضل عمر ہوسٹل کا قیام
1945ء- تعلیم الاسلام ریسرچ سوسائٹی کی بنیاد
فروری 1945ء- تعلیم الاسلام کالج میں مجلس مذہب و سائنس کا قیام
11- اکتوبر 1948ء- ربوہ میں عملی صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید کا قیام
10- دسمبر 1949ء- جامعۃ المبشرین کا قیام
27- فروری 1953ء- الشرکۃ الاسلامیہ کے قیام کا اعلان
20- اپریل 1953ء- اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمپنی کا قیام
مئی 1952ء- خلافت لائبریری کا قیام
1957ء- ادارۃ المصنفین کا قیام

اہم عمارات جن کا سنگ بنیاد حضور نے رکھا یا افتتاح فرمایا

19- اکتوبر 1924ء- بیت الفضل کا سنگ بنیاد- لندن
17- مارچ 1925ء- مدرسۃ الخواتین کا سنگ بنیاد- قادیان
22- مئی 1926ء- قصر خلافت کا سنگ بنیاد- قادیان
20- مئی 1928ء- عمارت جامعہ احمدیہ قادیان کا افتتاح
اپریل 1932ء- عمارت برائے دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کا افتتاح
25- اپریل 1932ء- "دارالحمد" (محلہ دارالانوار) کی پہلی کوٹھی کا سنگ بنیاد
23- فروری 1933ء- بیت النصرت، کوٹھی حضرت سیدہ نصرت جہاں کا سنگ بنیاد

نشاط کلاتھ ہاؤس عقب صدر بازار بلاک نمبر 2
پروپرائیٹر: مرزا محمود خان ڈیرہ غازیخان

سائیکل ایجنسی طاہر
بیرون حرم گیٹ ملتان
فون: دوکان: 515281
رہائش: 221154

اشرف موٹر ورکس
جی ٹی روڈ کھاریاں
ورکشاپ: 2523 44
گھر: 05771-510547

صاف اور ارزاں فوٹوسٹیٹ کے لئے تشریف لائیں
فون دوکان 2771-06517
سعود فوٹوسٹیٹ سروس
ریلوے روڈ دنیا پور
پروپرائیٹر: شیخ منور احمد

کلرڈ- بلیک اینڈ وائٹ- پورٹریٹ آرٹسٹ
آئل اینڈ واٹر میکر
فوٹو فیئر
بوسن روڈ گلگشت کالونی ملتان
فون دوکان: 522653

نرسری تا پنجم
اسامہ پبلک سکول جٹ والا (دودھڑاں)
چیف ایگزیکٹو: ملک سعید احمد
پرنسپل: فرید احمد ناصر

COMMITTED TO MEET
THE NEW AGE WITH
COMPUTER AGE
COMPUTER AGE
15-16 ALLIED COMMERCIAL PLAZA
CHANDNI CHOWK, MURREE ROAD,
RAWALPINDI. Ph:423174,FAX: 453449
Email:-computerage1@hotmail.com

سپیشلسٹ ولکانائزنگ میٹریل • شاہین کشن
• شاہین ٹریڈ اینڈ • بی کلاس کمپونڈ
یاسر ٹریڈ انڈسٹریز حاجی پورہ سیالکوٹ
0432-66978
پروپرائیٹر: محمد آصف گھمن

17- اپریل 34ء بیت الفضل فیصل آباد- افتتاح-
2- مارچ 1935ء- دارالصناعت قادیان- افتتاح
1940ء- بیت الذکر محلہ دارالانوار کا افتتاح
1942ء- سنگ بنیاد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان
4- جنوری 1944ء- تعلیم الاسلام کالج قادیان کا افتتاح
1945ء- فضل عمر ہوسٹل کی نئی عمارت کا افتتاح
31- مئی 1950ء- دفاتر تحریک جدید ربوہ کی مستقل عمارت کی بنیاد
3- اکتوبر 1950ء- بیت المبارک ربوہ کا سنگ بنیاد
6- فروری 1952ء- دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا سنگ بنیاد
5- اپریل 1952ء- دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا افتتاح
25- جون 1953ء- فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ کا افتتاح
26- جون 1953ء- تعلیم الاسلام کالج ربوہ اور ہوسٹل کا سنگ بنیاد
19- نومبر 1953ء- دفاتر صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا افتتاح
1956ء- دفتر انصار اللہ مرکزیہ اور فضل عمر ہسپتال کا سنگ بنیاد

میدان عمل میں جان

قربان کرنے والے مربیان

ایشیا مولوی غلام حسین ایاز صاحب بورنیو۔

حضرت حافظ عبیداللہ صاحب اور حضرت حافظ جمال احمد صاحب ماریشس۔ حضرت شہزادہ عبدالمجید صاحب ایران۔ ملک عزیز احمد صاحب انڈونیشیا۔

افریقہ حضرت مولوی محمد دین صاحب جنوبی افریقہ 1942ء- مولانا نذیر احمد صاحب علی سیرالیون 19- مئی 1955ء

امریکہ مرزا منور احمد صاحب 14- ستمبر 1948ء

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

رئیس.........

مندرجہ ذیل مربیان کو ان کی غیر معمولی خدمات اور ان کے مشنوں کی غیر معمولی اہمیت کی وجہ سے رئیس...... قرار دیا گیا۔

مولوی رحمت علی صاحب انڈونیشیا- سید شاہ محمد صاحب انڈونیشیا- مولوی نذیر احمد صاحب علی افریقہ- حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب افریقہ- مولانا نذیر احمد صاحب مبشر افریقہ- مولانا شیخ مبارک احمد صاحب افریقہ- مولانا نسیم سیفی صاحب افریقہ-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

غیر ملکی مربیان سلسلہ

یورپ سے بشیر احمد صاحب آرچرڈ انگلستان- سیف الاسلام محمود الحسن صاحب سویڈن- عبدالسلام صاحب میڈسن- ڈنمارک

افریقہ سے عمری عبیدی صاحب تنزانیہ- احمد قادر اوڈمبو کینیا- شیخ ابو طالب صاحب ٹانگانیکا- ابراہیم بن محمد صاحب غانا-

جنوبی امریکہ سے محمد یعقوب صاحب ٹرینیڈاڈ

مشرق وسطیٰ سے سید منیر الحصنی صاحب شام- محمود شبوطی صاحب

انڈونیشیا سے ابو بکر ایوب صاحب- عبدالواحد صاحب- محمد ایوب صاحب- زینی دحلان صاحب محمد زہدی فضلی صاحب- سلیمان عباس صاحب صالح الشبیبی صاحب- محی الدین شاہ صاحب- منصور احمد صاحب- رادن انور صاحب- احمد رشدی صاحب-

جاوید پینٹ اینڈ سینیٹری سٹور
II-B-2-383 نزد برکت چوک ابوبکر روڈ
ٹاؤن شپ لاہور
فون 5112072

پولرائیڈ فوٹوز- سامان فوٹوگرافی-
یادگار فوٹوگراف اور کلر فلموں کی ڈویلپنگ/پرنٹنگ کیلئے تشریف لائیں-
فلو ٹائم
4- بلال مارکیٹ ربوہ فون 736
پروپرائٹر عطاء المنان

سٹون ویئر، وائٹ سٹون
کراکری کی ہر قسم کی ورائٹی
مگ، پرچ، کپ، پیالی وغیرہ بھی دستیاب ہیں
مبارک پاٹری
سروس موڑ جی ٹی روڈ گجرات
پروپرائیٹرز: ٹھیکیدار مبارک احمد، ٹھیکیدار اعجاز احمد
آفس 514711-04331
514720
رہائش 513667

THE NAME IN SPORTS WORLD
alpas
alpas
alpas
MANUFACTURERS, IMPORTERS & EXPORTERS
All Kinds of Balls, Gloves,
Sports Wear,
Including Leisure Suits

HEAD OFFICE	BRANCH OFFICE
Alpas Group of Companies	Alpas GMBH
P. O. Box 1832	Assenheimer STR-51
Sialkot, Pakistan	61194 NT-BONSTADT,
Tel: 0432 - 263795 - 7	GERMANY
Contact Person:	Tel: 06034-8521-2
Khalid Mehmood Malik	FAX: 06034-8925-8532
	Contact Person:
	Akthar Mehmood Malik

E-mail:anamTrv@ISb.com.satsnet.pk

ANAM TRAVELS

IATA

YOUR DEPENDABLE TRAVEL AGENTS

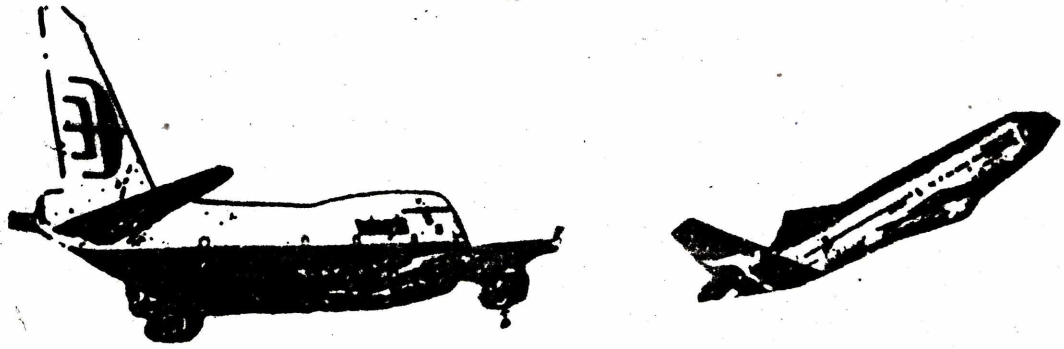

Ph: 273947 - 270341 - 276232 - FAX: 272110

14-D Feroze Centre Fazal - ul - Haq road

Blue Area Islamabad, L.No. 1895

ہمارا نصب العین ایمانداری

لکی پرائز بانڈز ڈیلر

کوثر بازار پیر محل (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

پروپرائیٹر: طارق سلیم بلا

فون: 2659-04656

شیخ الیکٹرک سٹور (لودھراں)

ریلوے روڈ دنیا پور

پروپرائیٹر: شیخ محمد انور

گورنمنٹ ڈوائرنگ کنٹریکٹر لائسنس

1159-M

06518 - 2771

THE NAME IN THE GAME

MANUFACTURER AND EXPORTER

OF SPORTS GOODS AND SPORTS WEARS

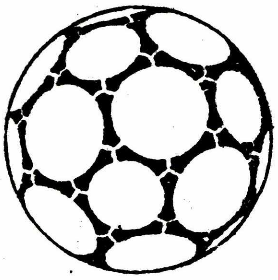

LEABROS INDUSTRIES

WAZIRABAD ROAD, ISMAIL ABAD, SIALKOT PAKISTAN.

TEL: (0432) 260323, 260314, 262292, 262293 FAX: (0432) 262239

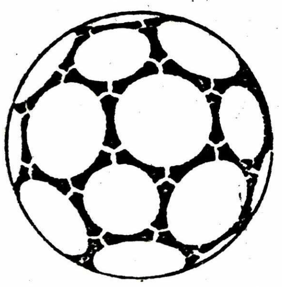

LEABROS SPORTARTIKEL GMBH

NASEER MEHMOOD MALIK

INDUSTRIE STR-31

63674 ALTENSTADT / HESSEN GERMANY

TEL: (06047) (6058-59) FAX: (06047) (1258)

تبرکات

سیدنا حضرت مصلح موعود کی عائلی زندگی کی ایک جھلک

رقم فرمودہ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں ہوں اس بچھڑ جانے والے محسن پر جس کی یاد میں آج کچھ کہنے کی کوشش کرنے لگی ہوں۔ یہ محسن 12 جنوری 1889ء کو قادیان کی مقدس سرزمین میں پیدا ہوا جلد جلد بڑھا اور زمین کے کناروں تک شہرت پا گیا۔ لاتعداد انسان اس کی وساطت سے محبوب حقیقی سے روشناس ہوئے۔ یہ محسن و محبوب اپنے زمانہ کا سب سے بڑا عاشق خدا اور عاشق رسولؐ تھا۔ جو اس پیشگوئی کا صحیح معنوں میں مصداق بنا کہ۔

"تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار و تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔"

میں اس محسن و محبوب کی عائلی زندگی کی یادوں کی ایک ناتمام سی جھلک دکھانے کی کوشش کرتی ہوں۔ یادوں کے یہ چراغ میری تھکی ہوئی آنکھوں کی پلکوں پر رات دن' ہر لحہ روشن تر ہیں جنہیں دیکھنے والا سوائے محبوب حقیقی کے اور کوئی بھی نہیں۔ ہر سال نومبر کی 7/8 تاریخ کی رات میرے پائے صبر و استقلال کا امتحان لینے آتی ہے۔

وہ محبوب و محسن اس رات رخصت ہوا تھا جس کی زندگی کا واحد مقصد یہی رہا۔ کہ وہ خدا کے نام کو بلند کرے اور خدا کے کلام سے دنیا کو روشناس کرے۔ وہ 8۔ نومبر 1965ء کو اس عظیم مقصد کو کماحقہ پورا کر کے بانیل مرام خدا تعالیٰ کے حضور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے حاضر ہو گیا۔

حضرت مصلح موعود نے جس عظیم مقصد کے حصول کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی تھی اسے دیکھتے ہوئے کوئی باور نہیں کر سکتا کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ باوجود دن رات دینی کاموں میں شدید مصروفیت کے جب کوئی فراغت کا لمحہ آپ کو میسر آ جاتا آپ اپنی عائلی زندگی میں بھی پوری دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے۔ اور اس طرح سنت نبوی کے مطابق یہ ثابت کر دیتے کہ تمام دنیوی کاموں کی سرانجام دہی کے باوجود انسان اللہ تعالیٰ کو پا سکتا ہے اور اس کے دین کی خدمت کے لئے اپنے تئیں وقف کر سکتا ہے۔

گھریلو زندگی کے ہر شعبہ میں دلچسپی

سیدنا حضرت مصلح موعود گھریلو اور عائلی زندگی کے ہر شعبہ میں پوری دلچسپی لیتے تھے۔ خوشی و غم کے مواقع پر کسی کی بیماری و تکلیف پر لین دین کے معاملات میں عزیز و اقارب دوست احباب کے جذبات و احساسات کا خیال و احترام اور خاطر و مدارات رکھنے میں پوری طرح حصہ لیتے تھے۔ نہ صرف یہی بلکہ گھر کے ان کاموں میں بھی دلچسپی لیتے تھے۔ جو صرف عورتوں سے ہی تعلق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضور نے مجھے فرمایا کہ آج موسم بہت خوشگوار ہے۔ (ڈلہوزی کے قیام کا ذکر ہے) اگر تم پسند کرو تو میں تمہیں اپنے ہاتھ سے بریانی پکا کر کھلاؤں۔ میں نے اسے محض مذاق سمجھا۔ اور پھر تعجب سے بار بار پوچھا کہ کیا واقعی آپ بریانی پکا سکتے ہیں؟ اس پر آپ نے اپنے کمرہ میں بریانی پکانے کے لئے تمام سامان منگوا لیا۔ ایک ایک چیز آپ کے کمرہ میں لائی گئی۔ مجھے پاس بٹھا لیا اور فرمایا اب دیکھتی جاؤ ہمارا یہ کمال بھی۔ مگر مجھے اب بھی یہ یقین نہ تھا کہ آپ خود کچھ پکا سکیں گے۔ میرا اغلب خیال یہی تھا کہ ہم میں سے کسی سے پکوائیں گے لیکن میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب میں نے یہ دیکھا کہ آپ اس کھانے کے پکانے کا پورا اہتمام خود ہی کر رہے ہیں۔ یہاں تک کہ ڈش نہایت لذیذ تیار ہو گیا۔ اور پھر سب گھر والوں سے باری باری آپ استفسار فرماتے کہ بتاؤ میں نے یہ ڈش کیسے تیار کیا اور پھر ہنس ہنس کر مجھے بار بار مخاطب کرتے اور فرماتے کیوں اب میرے پکانے کا یقین آیا یا نہیں۔ اسی طرح آپ نے یکے بعد دیگرے چار۔ پانچ ڈش باری باری ہر اچھے موسم میں پکائے۔ کبھی تو آپ صرف ہدایات دیتے جاتے۔ اور کام ہم کرتے کبھی اوپر کا تمام کام ہم سے کرواتے اور کھانے کی تیاری کا اصل کام آپ خود کرتے چنانچہ چند ایک خاص کھانے میں نے حضور سے ہی سیکھے ہیں۔

مجھے خوب یاد ہے شادی کے بعد پہلی دفعہ جب ہم لوگ ڈلہوزی سیزن گزارنے کے بعد قادیان آئے تو ایک دن خنک موسم میں آپ نے مجھے آتشدان میں آگ جلانے کے لئے فرمایا۔ میں نے اپنی طرف سے کوئلے سلگانے اور کمرہ گرم کرنے کی بہتیری کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہوئی خاصی دیر گزر جانے پر آپ اپنے کام کو چھوڑ کر میری طرف متوجہ ہوئے۔ اور پوچھا کہ ابھی تک انگیٹھی گرم نہیں ہوئی؟ میں اپنے دل میں شرمندگی محسوس کر رہی تھی۔ کہ مجھ سے آخر انگیٹھی کیوں نہیں جلتی؟ آپ مسکرائے اور آگے بڑھ کر مجھ سے دیا سلائی لے لی۔ لکڑی اور پتھر کے کوئلوں کو اس طرح ترتیب دیا کہ پہلے لکڑی کے کوئلے رکھے پھر پتھر کے اور پھر لکڑی کے کوئلوں کو دیا سلائی دکھائی۔ چند لمحوں میں آگ بھڑک اٹھی۔ اور حضور نے مسکرا کر فرمایا اسے جادو کہتے ہیں۔ میری شرمندگی کو آپ بھانپ گئے۔ اور فرمایا کوئی بات نہیں ہے ابتدا میں کام نہیں آیا کرتے۔ پھر آہستہ آہستہ سب کچھ ٹھیک ہو جاتا ہے آج ہم نے تمہیں آگ جلانی سکھا دی۔

گھر کی تفریحی مجالس

آپ کو ہر قسم کے موسم میں خوب (Enjoy) انجوائے کرنا آتا تھا گرمی سردی برسات' ہر موسم میں جب کبھی تھوڑی بہت کام سے فراغت ہوئی۔ آپ بچوں کو اور دیگر افراد خانہ کو بلاتے اور فرماتے میرے پاس بیٹھو۔

سردی کے موسم میں کمرہ گرم ہوتا کبھی سبز چائے' کافی وغیرہ تیار کرنے کو فرماتے خشک میوہ اور تکے وغیرہ بنانے کو کہتے بھونے چنے اور مکی کے دانے بھی آپ کو مرغوب تھے۔ برسات میں آپ پکوڑوں گلگلوں اور پوڑوں وغیرہ کا اہتمام کراتے خدام کے لئے خاص طور پر ہدایت ہوتی کہ ان کو بھی ہر طرح محظوظ ہونے کا پوری طرح آزادی سے موقعہ دیا جائے گرمیوں میں کبھی شربت بنواتے کبھی آئس کریم اور فالودے وغیرہ۔ لیکن ہم سب کو اکٹھا کرنے کے بعد خود اپنے دینی کاموں میں مصروف ہو جاتے۔ بیچ میں وقفے وقفے کے بعد ہم سب سے مخاطب ہو جاتے کبھی اس کی تیاری کے متعلق کوئی بات کہہ دیتے۔ کبھی لطیفہ سنا کر محفل کو زعفران زار بنا دیتے۔

قادیان کا ذکر ہے۔ ایک دن موسلا دھار بارش ہو رہی تھی۔ گرمی کا موسم تھا۔ مجھے فون کیا جلدی آؤ بڑے مزے کا دن ہے حضور کی باری آپا جان مرحومہ کے ہاں تھی میں نے فون پر کہا اس قدر موسلا دھار بارش میں کیسے آؤں؟ بھیگ جاؤں گی فرمانے لگے نہیں آ جاؤ بارش میں بھیگنے کا بھی مزہ ہے۔ دیکھو! میں نے آموں کے ٹوکرے (جو سندھ کے باغ سے آئے تھے) صحن میں رکھوائے ہیں۔ آم بارش میں خوب ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ بارش میں کھانے کا لطف آتا ہے اسی طرح دوسرے گھروں میں سے بھی سب کو بلوایا اور خود اپنے ہاتھ سے اچھی قسم کے آم چھانٹتے اور سب کو باری باری دیتے اور ساتھ ہی بتاتے چلے جاتے کہ یہ آم کی فلاں قسم ہے۔ آم کی فلاں قسم کا پودا میں نے فلاں وقت فلاں سن میں لگوایا تھا۔ تھوڑی دیر کے لئے ایسی محفل جمتی کہ کوئی اس کا تصور ہی نہیں کر سکتا۔

ہدیہ کی قدردانی

ایک دفعہ میرے ابا جان کو پتہ چلا۔ کہ آپ کو ہڑیال کا گوشت مرغوب ہے۔ آپ اس کے کباب پسند فرمایا کرتے تھے۔ ابا جان نے ہڑیال زندہ پکڑوا کر ایک خاص آدمی کے ذریعہ بذریعہ ٹرین بھجوایا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا۔ کہ آپ اسے کچھ دن اپنے باغ میں رکھیں۔ پھر جب پسند کریں ذبح کر کے اس کے کباب بنوائیں۔ اس دن میری باری نہ تھی اپنے دفتر سے مجھے فون کیا۔ اور اس معمولی سے ہدیہ پر غیر معمولی رنگ میں خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ کو ہدیہ پیش کر کے انتہائی لطف آتا تھا۔ ہدیہ قبول کر کے اس پر پسندیدگی کا اظہار کرنے کا طریق بہت دلکش ہوتا تھا مجھے فون پر دفتر میں بلایا اور فرمایا آکر ہڑیال کو دیکھو کتنا خوبصورت اور موٹا تازہ ہے؟ شاہ صاحب نے میرے لئے کس قدر اہتمام کیا شکار بھیجا۔ اور پھر اس پر لطف یہ کہ وہ زندہ ہے ابا جان کو اسی وقت شکریہ کا خط لکھا اور ساتھ ہی اس بات کا اظہار بھی کیا کہ شکار بھیجنے والے بھی اگر ہمارے ساتھ مل کر اسے کھاتے تو مزہ اور بھی بڑھ جاتا۔

جس دن ہڑیال کو ذبح کیا اس دن باوجود اس کے کہ میری باری نہ تھی آپ نے مجھے فون پر کہا کہ میں نے ہڑیال ذبح کروا دیا ہے اب تمہارے گھر بھجوا رہا ہوں تم اپنے ہاتھ سے سب کو تقسیم کرو۔ میں نے جواباً کہا کہ میں تقسیم نہیں کروں گی جس بیوی کی باری ہے اس کا تقسیم کرنا میں پسند کروں گی کیونکہ دستور یہ تھا کہ جس کی باری ہوتی چیز وہیں جاتی۔ اور وہی تقسیم کیا کرتی۔ لیکن اس وقت آپ کا یہ فرمانا دراصل جہاں تک میرا خیال ہے میری دلداری اور ہدیہ کی قدردانی کا اظہار تھا۔ میں نے حضرت بڑی آپا جان کو بھجوا دیا تھا تاکہ وہ خود ہی تقسیم کریں۔ جب آپ کو پتہ چلا کہ میں نے شکار تقسیم نہیں کیا۔ بلکہ اسے حضرت آپا جان کے سپرد کر دیا ہے۔ تو آپ نے پھر مجھے فون کیا اور فرمایا کہ بھئی اب یوں کرو کہ اس گوشت کے سیخی کباب خود بناؤ ہم کباب تمہارے ہاں ہی آکر کھائیں گے۔

اب غور کرنے کا مقام ہے کہ کس قدر معمولی قسم کا ہدیہ تھا اور کیا ہی وہ ادنیٰ سی چیز تھی لیکن آپ نے جس رنگ میں اسے قبول کیا اور جس پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اسے اہمیت دی۔ ہدیہ دینے والے کو کیوں نہ اس پر غیر معمولی خوشی ہو۔

ایک دفعہ عزیزم کلیم (میرے بڑے بھائی) نے لندن سے حضور کے لئے کچھ تحائف بھجوائے جن میں ایک جوڑا سلیپروں کا بھی تھا۔ عزیزم نے مجھے لکھا کہ حضور کو اکثر گاؤٹ کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ میں نے اس خیال کے تحت کہ پاکستان میں اس قدر نرم جوتے نہیں ملتے۔ میں نے جس قدر بھی بہترین نرم سلیپر یہاں مل سکتے تھے وہ بھجوا دیئے ہیں۔ اگر حضور کو یہ ناپ پورا ہو اور پسند فرمائیں تو میں مزید بھجوا دوں گا۔ میرے پاس حضور کا صحیح ناپ نہیں ہے میں نے اندازے سے ہی یہ سلیپر بھجوا دیئے ہیں۔ حضور کو یہ سلیپر اس قدر پسند آئے کہ اسی وقت پہن لئے بار بار پسندیدگی اور اس کی عمدگی کا اظہار کرتے رہے۔ سیر کے لئے شام کو احمد نگر باغ میں گئے۔ تو وہاں بھی سب کے سامنے اس کی تعریف کی اور

فرمایا کہ یہ تحفہ مجھے میرے کلیم نے بھجوایا ہے میرا پاؤں اس میں غیر معمولی طور پر سکون محسوس کر رہا ہے۔ اس قدر نرم اور آرام دہ اور ہلکا سلیپر ہے میں یہاں پر اپنی گاؤٹ کی تکلیف کی وجہ سے ہمیشہ خاص آرڈر سے بوٹ بنواتا ہوں مگر وہ پھر بھی کچھ نہ کچھ رف ہوتے ہیں۔

پھر عزیز کو شکریہ کا خط لکھوایا اور اس میں بھی اس کی موزونیت اور پسندیدگی کا اظہار دلکش پیرائے میں کیا۔ یہ محبت اور دلداری کا آپ کا خاص انداز تھا۔

خوشبو سے لگاؤ

آپ کو اعلیٰ قسم کی خوشبو سے ہمیشہ لگاؤ رہا ہے۔ اس حد تک کہ جب بھی فارغ لمحات میسر آ جاتے۔ آپ کی یہ ہابی تھی کہ آپ عطر والے کمرہ میں چلے جاتے۔ خواہ شدید گرمی ہو یا کڑاکے کی سردی۔ دن ہو یا رات آپ عطر بنانے میں مصروف ہو جاتے۔ دیسی عطر قسم قسم کے اور سینٹ بھی اعلیٰ قسم کے پھر اپنے ہاتھ سے تیار کرتے۔ ہم لوگوں کو اپنے پاس کھڑا کر لیتے۔ عطر تیار کرنے کے دوران بار بار اپنے ہاتھوں کو عطر لگاتے اور پوچھتے اب بتاؤ۔ خوشبو کیسی ہے عطر میں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔ آپ کے استعمال کے تمام کمرے خوشبو سے معطر رہتے اس حد تک کہ باتھ روم تک میں عطر ہی کی خوشبو ہوتی۔

یوں تو آپ جب کبھی بھی فراغت کا موقعہ ملتا عطر بناتے۔ لیکن عید کے لئے خاص طور پر اہتمام کرتے۔ مختلف قسم کے تقریباً ہر ایک کی پسند کے عطر تیار کر لیتے۔ جب عید کے دن تمام بچے اور دیگر افراد اہل بیت آپ کے پاس آتے۔ تو آپ ہر ایک کو اپنے ہاتھ سے عطر کا ہدیہ عطا کرتے۔

ایک دفعہ ناصرہ میری بہن (کینیڈا) سے آئیں۔ تو حضور کے لئے ایک بہت چھوٹی سی شیشی سینٹ کی لائیں کہنے لگیں میں نے بہت سوچا کہ آپ کے لئے کون سی چیز تحفہ لے جاؤں۔ آخر میں نے اس سینٹ کے انتخاب کا فیصلہ کیا۔ اب مجھے پتہ نہیں کہ حضور کو یہ پسند بھی آتا ہے یا نہیں۔ اتفاق کی بات تھی۔ حضور کو وہ سینٹ بے حد پسند آیا۔ بڑی بھینی بھینی خوشبو تھی۔ ناصرہ کو کہنے لگے حق بات یہ ہے کہ بہت ہی اعلیٰ خوشبو ہے۔ مجھے بہت پسند آئی ہے ناصرہ لیکن اگر میں تمہیں بالکل ایسا ہی سینٹ تیار کر دوں تو تم مجھے کیا دو گی۔ ناصرہ نے بہت بے تکلفی سے ہنستے ہوئے کہا کہ پھر میں تمام قسم کے سینٹ ادھر ادھر سے خریدنے چھوڑ دوں گی۔ پھر تو حضور سے ہی عطر لیا کروں گی۔ ناصرہ کے اس جملہ پر بہت محظوظ ہوئے۔ اور اسی وقت اس سینٹ کو پاس رکھ کر بالکل ویسا ہی سینٹ تیار کرنے کی کوشش شروع کر دی دو تین دن بوقت فرصت برابر کوشش کرتے رہے۔ ناصرہ نے کہا۔ آپ اس سینٹ سے ملتا جلتا تو ضرور بنا لیں گے لیکن سو فیصدی ایسا سینٹ شائد نہ بن سکے۔ لیکن آپ نے برابر کوشش جاری رکھی یہاں تک کہ آپ نے بالکل ویسا ہی سینٹ تیار کر لیا۔ اور اس پر آپ اس قدر خوش تھے کہ ناصرہ کو بار بار فرماتے تم کیا سمجھتی تھیں کہ صرف تم ہی اس سینٹ سے واقف ہو؟ تم تو اتنی دور سے خرید کر لائیں۔ ہم نے تمہیں یہاں بیٹھ کر فرانس کی چیز تیار کر دی اس کے بعد پورے اصرار سے ناصرہ سے اس کی قیمت دریافت کی ناصرہ نے بتایا کہ وہ انہوں نے 120 روپے کی شیشی وہاں سے خریدی تھی۔ اس پر آپ نے ہنس کر فرمایا تم نے یہ شیشی 120 روپے کی خریدی۔ ہم نے تمہیں چند پیسوں میں وہی چیز بنا دی۔؟

دوسروں کے جذبات و خواہشات کا احترام

مجھے بعض کھیلوں سے بچپن سے ہی ایسا لگاؤ تھا کہ شادی کے بعد بھی جب تک حالات سازگار رہے انہیں چھوڑ نہ سکی۔ سرسری طور پر بھی کبھی اس قسم کے شوق کا اظہار مجھ سے اتفاقی ہو جاتا۔ تو آپ میرا وہ شوق فوری طور پر پورا کرتے۔ میں ٹیبل ٹینس بیڈمنٹن اور رائفل کے متعلق بے خیالی میں اپنے شوق کا اظہار کر بیٹھی۔ آپ نے اس وقت یکے بعد دیگرے یہ سب سامان مجھے منگوا کر دیئے۔ رائفل کے نشانہ کی پریکٹس تو آپ نے اپنے سامنے کروائی۔ سندھ کے سفر میں کئی دفعہ باغ میں سیر کرنے کے دوران رائفل چلوائی۔ ہر دفعہ خدا کے فضل سے کچھ ایسا اتفاق ہوتا کہ نشانہ ٹھیک ہی بیٹھتا۔ اپنے سامنے نشانہ لگواتے اور کندھے کو سپورٹ کرتے اس خیال سے کہ شائد میں کوئی غلطی نہ کر بیٹھوں یا دھماکے سے بازو کو نقصان نہ پہنچے۔

بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس منگوا دینے کے بعد اکثر پوچھتے کیا تم کھیلتی بھی ہو اپنی دلچسپی کا اظہار اس رنگ میں کرتے کہ مجھے یہ یقین ہو جاتا کہ آپ کو بھی میری Hobby ہابی سے خاص لگاؤ ہے اور آپ بھی اسے پسند کرتے ہیں۔ نہ صرف یہی بلکہ مجھے رائیڈنگ، بوٹنگ اور ڈرائیونگ کا بھی شوق تھا۔

سندھ کے سفروں میں گھوڑے کی سواری اور اونٹ کی سواری کا شوق پورا ہوا۔ خاص طور پر ہم لوگوں کے لئے سواری کے گھوڑے منگواتے۔ اونٹ منگواتے لیکن آپ ہمیں اونٹ اور گھوڑوں پر خود سامنے کھڑے ہو کر سوار کرواتے۔ اور جب ہم لوگ واپس آتے تو اکثر آپ خود آکر اپنے سامنے ہمیں اترواتے۔ آپ کو اس کے بغیر تسلی نہ ہوتی۔ بلکہ جب تک ہم لوگ واپس نہ آجاتے برابر انتظار میں رہتے۔ اور بار بار ہماری واپسی کے متعلق پوچھتے رہتے۔ لباس کی اچھی تراش خراش وضع قطع کانٹ چھانٹ تک کا آپ کو احساس ہوتا۔ نفاست و صفائی کا بے حد خیال رہتا۔ ہر وقت ہم لوگوں کو خوش دیکھنا پسند فرماتے تھے۔

دلداری اور دلجوئی

ایک دفعہ ڈلہوزی سفر سے واپسی پر میرے ہاں کام کرنے والے خادم بیمار ہو گئے غالباً ملیریا یا فلو کی سخت وبا تھی۔ ایک کام کرنے والا بھی ایسا نہ تھا۔ جو گھر کے کام میں میری مدد کر سکتا۔ جس دن ہم لوگ قادیان پہنچے۔ اسی دن اتفاق سے باری بھی میری تھی کئی مہینوں سے گھر بند تھا۔ صفائی

"خدا تعالیٰ پر بھروسہ کروگے تو ضرور تمہاری مدد کرے گا" (بانی سلسلہ احمدیہ)
• قائد خدام الاحمدیہ ضلع و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ ضلع و اطفال الاحمدیہ ضلع چکوال

CARD CITY
BRANCH OF
CLASSIC PRODUCTS
KARACHI
DEALS IN BIRTHDAY, MISS YOU, PASS EXAMS, GET WELL SOON, BABY BORN, NEW YEAR AND EID CARDS.
OTHER VARIETY OF GIFT PAPER, KEY CHAIN AND STICKERS.
1st Floor, Mehboob Plaza, Book Market
Committee Chowk Iqbal Road, Rawalpindi
Contact: No. 536111
MANSOOR AHMED MANSOORI

سیل اینڈ سروس
ٹائم سنٹر
گولائی کمیٹی ڈیرہ غازیخان
پروپرائٹرز: کریم ہاشمی۔ اعجاز اسلم ہاشمی
فون آفس 0641-3067
رہائش 0641-63466
" 0641-62399

خان برادرز
الیکٹرونکس
حسین آگاہی روڈ ملتان
فون :- ۷۳۲۶۹

پاکستان شاپنگ سنٹر
عقب پاکستان کلاتھ ہاؤس
بلاک 7 ڈیرہ غازیخان
فون دوکان 0641-63312
رہائش 0641-62303

اعلیٰ کوالٹی کپڑے اور بہترین سلائی کیلئے
ST
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6-بی سپر مارکیٹ اسلام آباد 44000
پاکستان
فون: 051-818585 فیکس: 051-826934

اور گھر کی سیٹنگ کا سوال ایک طرف۔ پورے گھر کے افراد کے کھانے پینے کا اہتمام' اور پھر باری کا اہتمام زیادہ اہم تھا۔ شادی کے بعد یہ پہلا موقعہ تھا کہ میں نے اپنے گھر کا اہتمام خود کرنا تھا۔ موسم بھی گرم تھا۔

جب میں گھر پہنچی تو فکر کے مارے سخت پریشان تھی۔ کام کی لمبی بھرمار' موسم کی خرابی' نوکروں کی بیماری' بار بار مجھے اس خیال سے گھبراہٹ تھی۔ کہ یہ سب کام میں تنہا کیسے کروں گی۔ سب سے اہم خیال جو غالب تھا وہ یہی تھا کہ ان تمام کاموں کے ساتھ کھانا کیونکر پکے گا؟ اور بروقت کیسے تیار ہوگا۔ اور پھر دوسرا خیال یہ تھا کہ پتہ نہیں حضور کو میرے ہاتھ کا کھانا پسند بھی آئے گا؟ اس شش و پنج میں بھاگ دوڑ کر کے تمام کام بنا لئے۔ شادی کے بعد اس قسم کا میرا پہلا تجربہ تھا۔ غالباً 4' 5 ڈشز بمعہ پرہیزی وغیرہ کے میں نے خود ہی پکائے۔ دو ڈش تو خاص اپنی پسند کے تھے۔ یعنی مچھلی اور گردے کلیجی جو حضور اکثر سردار النساء مرحومہ کے ہاتھ کی ہی پسند فرمایا کرتے تھے۔ سردار النساء مرحومہ کے یہ ڈش تمام گھروں میں بہت پسند کئے جاتے تھے۔

رات کھانے پر جب ہم لوگ بیٹھے۔ تو میں سخت فکر میں تھی اس خیال سے کہ اگر حضور کو کھانا پسند نہ آیا تو آپ بھوکے ہی دسترخوان سے اٹھ جائیں گے۔ پھر کیا ہوگا۔ کہیں خدانخواستہ پہلی کوشش ہی ناکام نہ ہو جائے۔ لیکن میری حیرت و خوشی کی انتہا نہ رہی کہ آپ نے ہر ایک کھانے کو اس قدر پسند کیا کہ ان ڈشوں میں سے تھوڑا تھوڑا کھانا اپنے ہاتھ سے حضرت اماں جان کو بھیجا۔ اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ یہ "مہر آپا" نے پکایا ہے۔ مچھلی اور گردے جو حضور کو بہت ہی پسند آتے تھے۔ اس کے متعلق کہلا بھیجا کہ اب سردار النساء کے ہاتھ کے یہ دونوں کھانے ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ نہ صرف یہی بلکہ سردار النساء کو خاص طور پر بلایا اور فرمایا سردار النساء تمہیں اپنے پکانے پر بڑا زعم تھا۔ ذرا یہ مچھلی اور کلیجی کھا کر دیکھو تمہیں پتہ چلے یہ کس ہاتھ کی پکی ہوئی ہے۔ سردار النساء بڑی محظوظ ہوئیں اور اپنی ہار مانی۔

اب یہ اتفاق سمجھئے اور خدا کا فضل کہ ہر ایک کو ہی تمام کھانا پسند آیا۔ لیکن میں یہ بھی کہے بغیر نہیں رہ سکتی۔ کہ آپ نے اس وقت اپنی پسندیدگی کا اظہار اس طرح کیا کہ میری تمام کوفت پریشانی سب کافور ہو گئی۔ میری دلداری اور دلجوئی کا اس حد تک آپ نے احساس کیا۔ کہ مجھ سے غیر معمولی طور پر تمام کام کی تفصیل پوچھی۔ اور تعجب کا اظہار بھی کیا۔ کہ تم نے یہ سب کچھ اکیلے اس قدر تھوڑے وقت میں کیسے تیار کر لیا؟ اور پھر ساتھ ہی نصیحت بھی کی کہ اپنے اوپر اس قدر کام کا بوجھ نہ ڈال لینا کہ خود تمہاری صحت پر اثر پڑے صحت کا خیال بھی رکھو۔ وغیرہ۔

پھر ڈاکٹر صاحب کو خاص طور پر کہلا بھیجا کہ ان کے گھر کے تمام کام کرنے والے بیمار ہیں ان کا فوری طور پر توجہ سے علاج کریں۔ آپ ہماری اس قدر دلداری فرماتے اور اس قدر خیال رکھتے تھے کہ ہم لوگ اس محنت اور کوفت کو بھول جاتے تھے جس میں ہم رات دن لگے رہتے۔ یہی دل چاہا کرتا کہ آپ ہم سے کام لیتے جائیں اور ہم بے تکان کام کئے جائیں۔ کام لینا بھی آپ پر ختم تھا کام کے دوران ہزاروں لطیفے ہزاروں قہقہے بھی ہوتے۔ آپ کی مجلس و قربت باوجود شدید مصروفیت کے زعفران زار ہوتی۔

غیر معمولی ہمت و عزم

ایک دفعہ سندھ کے دورے میں آپ کو گاؤٹ کی تکلیف ہو گئی چچا جان ہمارے ساتھ ہی تھے۔ چچا جان نے حضرت اقدس کو مشورہ دیا کہ آپ تقریباً تمام اسٹیٹس کا دورہ ختم کر ہی چکے ہیں۔ ایک دو اسٹیٹس رہتی ہیں۔ بہتر ہوگا اگر آپ اب اپنے ہیڈ کوارٹر ناصر آباد میں واپس جا کر آرام کریں۔ کہیں گاؤٹ کی تکلیف بڑھ نہ جائے۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں اسٹیٹ (جس کا نام اب مجھے یاد نہیں رہا) جو کہ بالکل قریب ہے۔ آپ جا کر اسے دیکھ آئیں کام کی رپورٹ کریں۔ اس کے بعد ناصر آباد چلے جائیں گے۔ ناصر آباد اس جگہ سے قریب ہی تھا۔ چنانچہ چچا جان حضور کے حکم پر فوری طور پر چلے گئے۔ آپ نے ہمیں ناصر آباد جانے کی تیاری کا حکم دیا۔ ہم لوگ سب تیار ہو کر چچا جان کی واپسی کا انتظار کرنے لگے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے چچا جان سے یہ فرمایا تھا کہ آپ جب تک واپس نہیں آتے۔ ہم یہیں ٹھہریں گے آپ کی واپسی پر ہم سب اکٹھے ناصر آباد روانہ ہوں گے۔

چچا جان کو واپس آنے میں خاصی دیر لگ گئی۔ حضور نے قافلہ کو روانگی کا حکم دیا۔ اور فرمایا آہستہ آہستہ چل پڑتے ہیں۔ راستہ میں شاہ صاحب مل جائیں گے۔ گاؤٹ کے درد سے پاؤں متورم تھا۔ اور سلیپر کے اوپر پاؤں رکھ کر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ عصر کا وقت تھا اور راستوں کے تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے ہم لوگ فکر میں تھے۔ آپ اپنی اس تکلیف میں درد کی کیفیت میں جیپ میں بیٹھ گئے۔ شارٹ گن بھر کر اپنے ہاتھ میں سیدھی پکڑ لی اور چل پڑے۔ ہم لوگ بمشکل ڈیڑھ دو میل ہی گئے ہوں گے کہ راستہ میں چچا جان بمعہ دوسرے لوگوں کے آتے ہوئے مل گئے۔ چچا جان یہ دیکھ کر سخت گھبرائے۔ آٹھ دس آدمی جو غالباً رضاکار تھے اور ان کو چچا جان اسی لئے اپنے ساتھ لائے تھے۔ کہ وہ حضور کے ساتھ رہیں گے۔ راستہ تسلی بخش نہیں تھا۔ شام ہونے کے قریب تھی۔ اس پر مزید یہ کہ خود حضور کی طبیعت بھی ناساز تھی۔ ان سب باتوں کے پیش نظر چچا جان نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور اس طرح چلنا کسی طرح بھی مناسب نہیں ہے۔ حضرت اقدس بے ساختہ ہنس پڑے اور فرمایا شاہ صاحب ہم مغل ہیں آپ نے کیا سمجھا۔ چچا جان کہتے ہیں کہ میں اس منظر کو نہیں بھول سکتا۔ اور نہ ہی اس کی تعریف کئے بغیر رہ سکتا ہوں کہ حضور میں کس قدر حوصلہ و ہمت تھی۔ بیمار تھے بیماری بھی وہ جس سے انسان ایک حد تک معذور ہی ہو جاتا ہے پاؤں پر ورم اس قدر ہے کہ جوتی تک پہنی نہ جاتی۔ حرارت بھی ہے۔ دن رات کام کی کوفت' سفر کی کوفت' خراب راستہ چوروں اور لٹیروں کا خطرہ' شام کا وقت مگر آپ ہیں کہ لوڈڈ شارٹ گن سنبھالے اسی حالت میں اس طرح شان سے بیٹھے ہیں چہرے پر بشاشت ہے اور ساتھ ہی غیر معمولی جلال اور دبدبہ بھی ہے۔ چچا جان بسا اوقات حضور کی ہمت اور اس روح و جذبہ کو یاد کرتے اور ان پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔

خدا اور اس کے رسول کے احکام کو ہر حالت میں مقدم رکھتے تھے

شادی کے ابتدائی ایک دو سال تک غالباً میرا یہی معمول رہا خاص طور پر پہلے سال میں کہ میں تقریباً ہر دوسرے تیسرے دن ان سے اپنی کوٹھی (دارالانوار) جانے کا مطالبہ کرتی۔ ایک وجہ تو یہ تھی کہ میں شہری بودوباش سے مانوس نہ تھی دارالمسیح کے چوبارے شہری طرز کے بنے ہوئے تھے۔ ہر گھر میں پیچوں پیچ راستے تھے۔ گھروں میں کھلے صحن نہ تھے۔ جو صحن تھوڑے بہت تھے وہ بھی برائے نام۔ قدرتی طور پر میری طبیعت پر بوجھ رہتا۔ اور گھبرائی گھبرائی بے سکون رہتی تھی۔

پھر باری کا سلسلہ میرے لئے غیر معمولی تھا۔ جو دل ہی دل میں مجھے بڑا شاق گزرتا۔ مسلسل تین دن تک مجھے حضور کا انتظار رہتا۔ اگرچہ حضور کا یہ معمول تھا کہ آپ خواہ باری ہو یا نہ ہو میرے گھر میں دن میں کئی دفعہ آتے۔ دو چار باتیں کرتے حال احوال پوچھتے بچوں کی دیکھ بھال کرتے۔ ان سے انتہائی پیار و محبت سے بات چیت کرتے اور پھر واپس اپنے کام کے لئے چلے جاتے۔ یہ معمول حضور کا بدستور تھا لیکن میری یہ کمزوری تھی کہ باوجود دن میں کئی دفعہ حضور کے گھر آجانے کے بھی میں غیر مطمئن سی رہتی چنانچہ ان تین دن میں میرا یہ مطالبہ رہتا بہت اصرار کے ساتھ کہ میں گھر جاؤں گی۔ کوٹھی جاؤں گی۔ آپ اجازت تو دے دیتے لیکن اس کے لئے کافی خاص جدوجہد کرنا پڑتی۔ پھر حضور کی اس اجازت کے ساتھ انتہائی تاکید ہوتی کہ جلد ضرور واپس آجانا۔ اکثر و بیشتر یہ ہوتا کہ خود بھی چلے آتے اور فرماتے تھے کہ دیکھو میں تمہیں خود لینے آیا ہوں۔

ایک دفعہ میرے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ آپ نے تو چوتھے دن ہی آنا ہے اگر آپ کی روزانہ باری' میرے پاس ہی ہو تو میں یہاں آنا بند کر دوں گی' میں وہاں رہ کر بھی آپ سے دور ہوتی ہوں یہاں آکر مجھے کچھ تو سکون مل جاتا ہے کھلی فضا میں ہوتی ہوں۔ اس پر آپ تھوڑی دیر کے لئے سنجیدہ ہو گئے اور فرمایا۔ اگر میں تمہارے پاس ہی رہوں تو یہ سخت بے انصافی ہو گی اور خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی۔ میں ایسا کر نہیں سکتا۔ میں تمہارا خاص خیال رکھتا ہوں پھر بھی تمہیں شکوہ ہی رہتا ہے۔ میری ممانی جان کو مخاطب کر کے فرمایا آپ ان کو سمجھایا کریں۔

بچوں سے محبت و شفقت

قیام زیورک (سوئٹزرلینڈ) میں قریباً یہ معمول رہا کہ جب حضور پسند فرماتے آؤٹنگ کے لئے موٹر لانچ میں لے جاتے اور اکثر پوری موٹر لانچ کروائی ہوتی ڈیک پر جا کر آپ بے حد محظوظ ہوتے۔ شام کی چائے بھی اکثر باہر ہی پی جاتی۔ جھیلوں میں مرغابیوں اور بطخوں کو تیرتے ہوئے دیکھ کر حضور بہت خوش ہوتے۔ Swiss بچے جو کہ بے حد بے تکلف تھے انہیں پیار کرتے انہیں مٹھائی اور بسکٹ وغیرہ اپنے ہاتھ سے دیتے۔ سوس لوگ خاص طور پر بے تکلف مشہور ہیں اور ہم لوگوں کا مشاہدہ بھی یہی ہے کہ یہ بچے جب بھی ہم لوگوں کو جھیل کے کنارے سیر کرتے دیکھتے خود بخود جمع ہو جاتے اور روانگی کے وقت ہاتھ ہلا ہلا کر خدا حافظ کہتے تقریباً ہر روز کا یہ معمول تھا کہ ہمیں فرماتے اپنے ساتھ کچھ بسکٹ ٹافی وغیرہ رکھ لو وہ بچے آتے ہیں انہیں دیں گے۔ چنانچہ ہمارا یہی معمول ہوتا۔

ہمارے جذبات احساسات کا احترام

ایک دن خوب بادل گھرے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا چلو جھیل کی سیر کریں۔ عزیزم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سے موٹر لانچ کے انتظام کے لئے کہا حضرت اقدس کے آرام کے لئے ہم لوگ اکثر و بیشتر پوری موٹر لانچ کروالیا کرتے۔ چنانچہ جھیل پر پہنچے موٹر لانچ لی گئی اور آہستہ آہستہ پوری جھیل کا چکر لگانے لگے۔ میرے دل میں آیا کہ اگر حضرت اقدس اجازت دیں تو تھوڑی دیر کے لئے کیپٹن کو ہٹا کر سٹیئرنگ اپنے ہاتھ میں پکڑ لوں اور لانچ خود چلاؤں لیکن ڈرتی تھی کہ کہیں حضور اس بات پر ناراض ہی نہ ہو جائیں۔ تھوڑی دیر تک اسی ادھیڑبن کی کیفیت میں رہی آخر صبر نہ ہو سکا۔ میں نے حضور سے کہہ دیا کہ اگر تھوڑی دیر کے لئے اجازت دیں تو لانچ میں چلالوں۔ کیپٹن کو ذرا الگ کر دیتے ہیں۔ کہنے لگے جھیل میں بہت لہریں اٹھ رہی ہیں۔ کہیں کوئی غلطی نہ کر بیٹھنا۔ پھر آپ نے خود ہی کیپٹن کو یہ بات کہہ دی۔ کیپٹن سٹیئرنگ میرے حوالے کر کے خود ایک طرف ہو گیا۔ میں نے کم از کم 10/15 منٹ لانچ کو چلایا اور سنبھالا آپ اس وقت تک پوری دلچسپی اور توجہ سے دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا کہ اب تم بڑی لہروں کے درمیان لانچ کو لے آئی ہو اب بس کرو۔ میری خوشی کی انتہا نہ تھی کہ میری خواہش کس قدر جلدی پوری کر دی گئی۔ اور خود حضور نے اس میں دلچسپی بھی لی بلکہ لانچ اس طرح چلانے کی تعریف بھی فرمائی۔

اس قسم کے واقعات لکھنے سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ حضور کی ہستی و شخصیت وہ تھی جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت میں رات دن سرشار رہتی۔ خدا اور اس کے نام کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنا تن من دھن اپنی محبت سب قربان کر کے رکھ دی۔ پھر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی بہبودی کے لئے اپنے آرام و

راحت کو قربان کر دیا۔ رات کو جب ساری مخلوق خدا آرام کی نیند سو رہی ہوتی۔ آپ مخلوق خدا کے لئے۔ اس کی فلاح کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے تھے۔ لیکن باوجود ان تمام باتوں کے گھریلو زندگی میں آپ ہمارے جذبات و احساسات کو قدرتی سمجھتے ہوئے ان کا کس طرح خیال رکھتے تھے ہم پر کبھی ناجائز سختی و دباؤ نہ ڈالتے بلکہ ہماری اس قسم کی خواہشات کو جائز سمجھتے ہوئے ان کا پورا احترام کرتے۔

اسی طرح ایک دفعہ میں نے سندھ کے سفر میں ٹریکٹر خود چلانے کی خواہش کی۔ اور ایک دن میں نسیم آباد سے ناصر آباد اپنے گھر تک ٹریکٹر چلاتی ہوئی چلی آئی۔ میرے ساتھ چچا جان اور ماموں اکمل مرحوم تھے جو میرے ٹریکٹر کے دونوں طرف ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ حضور گھر میں تھے۔ حضور کو خادمات میں سے کسی نے میرے متعلق بتا دیا کہ مہر آپا ٹریکٹر چلا رہی ہیں۔ آپ باہر تشریف لے آئے اور خود مجھے ٹریکٹر چلاتے ہوئے دیکھا۔ اور فرمایا چلو اچھا ہوا یہ تو پتہ چل گیا کہ تم کار چلانا آسانی سے سیکھ سکتی ہو۔ تمہاری چونکہ یہ خواہش ہے میں اس کا انتظام بھی کروں گا۔ تم جب مجھ سے ٹریکٹر چلانے کی اجازت مانگ رہی تھیں مجھے ڈر تھا کہ میں نے اگر اجازت دے دی تو تم اکیلی ہی چل پڑو گی اور اس طرح غلطی کا احتمال ہو سکتا ہے۔ لیکن دل میں میرے یہی تھا کہ میں خود سامنے تمہیں ٹریکٹر پر سوار کراؤں گا اور اپنے سامنے چلواؤں گا۔

حضرت بڑی آپا جان (امی جان) کے ہاتھ کے کھانے آپ کو بہت مرغوب تھے۔ خواہ باری کہیں بھی ہوتی آپ ان کو کہلا بھیجتے کہ آپ فلاں چیز تیار کر دیں۔ کھانے کے بعد آپ کبھی کبھار پان کھانا پسند فرماتے۔ باری خواہ اور گھر میں کیوں نہ ہوتی آپ حضرت بڑی آپا جان ہی کے ہاتھ کا پان پسند فرماتے بعض اوقات ہم میں سے کوئی پان بنا کر دینے کی کوشش بھی کرتا اس خیال کے تحت کہ حضرت آپا جان کے ہاں آنے جانے اور پان بنوانے میں دیر ہو جائے گی۔ اور آپ بغیر پان کے اسی طرح چلے نہ جائیں تو بھی آپ یہ فرماتے کہ یہ کام ان کا ہے۔ ان کے ہاتھ کے لگے ہوئے پان کا مزہ اور ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رضا پر ہر حالت میں راضی رہتے تھے

حضرت نواب محمد علی خان صاحب بیمار ہوئے اور ان کی علالت طول پکڑ گئی آپ کو ان کے متعلق سخت فکر اور گھبراہٹ تھی دعاؤں اور ادویہ کا خاص اہتمام فرماتے۔ بار بار طبیعت پوچھواتے۔ خود دیکھنے جاتے میں دیکھتی تھی کہ آپ کو غیر معمولی بے چینی اور کرب تھا۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ کی مشیت پوری ہو گئی اور حضرت نواب صاحب فوت ہو گئے تو آپ اس طرح سکون و اطمینان سے اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو گئے کہ مجھے حیرت ہوئی۔ اس قدر صبر و تحمل کی مثال ملنی مشکل ہے آپ کو اپنی ہمشیرہ سے (حضرت نواب صاحب کی زوجہ محترمہ) جن کے ساتھ یہ حادثہ گزرا تھا انتہائی طور پر محبت تھی ان کی ذرہ بھر تکلیف حضور کو برداشت نہ تھی۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنا منشا پورا کر دیا تو آپ نے اپنے محبوب حقیقی کی رضا کے سامنے ہر چیز کو ہیچ سمجھا۔

ڈلہوزی ہی کا واقع ہے۔ ہماری ایک بچی جس کا دل بے حد کمزور تھا۔ بجلی کے کڑاکا کی آواز سے اچانک فوت ہو گئی اطلاع آئی کہ بچی کڑاکے کی آواز سے پکنک کے دوران بے ہوش ہو گئی ہے۔ آپ تیزی سے اناللہ.... کہتے ہوئے سرپٹ بھاگ پڑے۔ سلیپر پہنے ہوئے تھے اسی حالت میں چل پڑے۔ جس جگہ جانا تھا سیدھی چڑھائی تھی جہاں ڈانڈی یا گھوڑے کے سوا چلنا مشکل تھا۔ آپ کے پیچھے پیچھے تمام خدام بمع دفتر کے عملہ کے بھاگے چلے جا رہے تھے۔ لیکن کیا مجال جو آپ راستے میں کہیں ٹھہرے ہوں یا گھوڑے اور ڈانڈی کی پیشکش کو قبول کیا ہو۔ غیر معمولی تیزی سے قدم اٹھاتے چلے جا رہے تھے۔ جائے حادثہ پر پہنچ کر تمام ڈاکٹروں کو جو اس وقت میسر آسکے اکٹھا کیا۔ بچی کی دیکھ بھال کی۔ لیکن جب ڈاکٹروں نے یہ کہہ دیا کہ بچی تو کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی ختم ہو چکی ہے۔ اب کوئی علاج نہیں ہو سکتا تو آپ کمال خاموشی سکون کے ساتھ واپس تشریف لائے۔ دل پر بے حد اثر تھا تکلیف و دکھ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد اگر کوئی کلمہ آپ کی زبان مبارک سے ہم نے سنا تو یہی تھا اناللہ۔ ہر صدمہ ہر زخم کا پوری عالی حوصلگی کے ساتھ مقابلہ کیا اور پھر خدا تعالیٰ کی مرضی پر حقیقی معنوں میں اپنے آپ کو ڈھال دینا آپ کا کمال تھا۔ سارے صدمے، سارے زخم اپنے دل تک محدود رکھتے شاید یہی وجہ تھی کہ آخر کار یہ سب کچھ آپ کی صحت پر بری طرح اثر انداز ہوا۔

عزیز و اقارب سے شفقت و محبت

آپ کو اپنے ہر ایک عزیز سے خواہ وہ دور کا ہو یا نزدیک کا۔ حقیقی لگاؤ، حقیقی محبت اور حقیقی درد تھا۔ بلکہ اپنے عزیزوں کے دور و نزدیک کے رشتہ کا امتیاز بھی کبھی نہ ہوتا۔ آپ کے غیر معمولی محبت و پیار کے سلوک کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ ہمارے بہن بھائی ہمارے پیار و محبت کو بعض اوقات بدگمانی کی نگاہ سے دیکھتے اور شکوہ کرتے تھے اور صاف کہہ دیتے کہ تم وہ پیار و محبت نہیں دیتے جو ہمیں حضور سے ملتا ہے۔ سگے بہن بھائی بھی ہم سے آپ کی محبت کے مقابلہ میں بدگمان ہو جاتے۔

ابھی دو چار دن کی بات ہے کہ میرے چھوٹے بھائی نسیم۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ملاقات کے لئے راولپنڈی سے آئے آپ جب ملاقات سے واپس میرے پاس آئے تو آپ کا چہرہ

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 5150862-844862

WE SERVE YOU BETTER
نیو پنجاب جنرل سٹور کارنر شاپ کھاریاں کینٹ
پروپرائیٹر: مبشر احمد
05771-510699

خالص سونے اور چاندی کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
چوہدری محمد عطاء اللہ زرگر
گلی 3 بلاک 4 خانیوال
پروپرائیٹر: نوید احمد
رہائش 53670
دوکان 53311

ANAM
MONEY CHANGERS
A DEPENDABLE CENTRE TO
BUY & SELL ALL FOREIGN CURRENCIES
AUTHORISED BY
STATE BANK OF PAKISTAN
051-812145 FAX: 272110

انگریزی ادویات و "اجمل" "قرشی" "ہمدرد" ادویات کا مرکز
دواخانہ دارالشفاء
کچہری بازار خانیوال
دوکان 52435
رہائش 52135

ھوالناصر
خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
رانا فیض اللہ ابن رانا حبیب الرحمان صاحب
وسعیدہ سعدیہ ایر کالونی پیرمحل (ٹوبہ ٹیک سنگھ)
04656-2382

بیادگار ماسٹر محمد دین احمد پال (رانجھی والے) و شیخ محمد رمضان (ڈیرہ اسماعیل خان)
پال سائنس سیکنڈری سکول
9/17-A ہمبر کلر روڈ چوک رنگ پورہ سیالکوٹ
بورڈ کے مڈل اور سیکنڈری امتحانات میں ہمیشہ صف اول پر آنے والا واحد سکول
پرنسپل:۔ مبشر احمد پال
سابق پرنسپل احمدیہ انگلش میڈیم سیکنڈری سکول کیلاہن (سیرالیون)
پروپرائیٹر:۔ مسز امۃ المتین پال
آفس: 581458
رہائش: 581558

ٹیک فی ٹیسٹ
نوید احمد خان

راولپنڈی آفس
ٹیک فی ٹیسٹ
II-C-54 سیٹلائٹ ٹاؤن
چاندنی چوک راولپنڈی
آفس 051 427162، 418418
فیکس آفس:۔ 418418

لاہور آفس
ٹیک فی ٹیسٹ
27۔ مین روڈ سمن آباد
لاہور
آفس 042 7584724، 7593332
فیکس آفس: 7589939

کراچی آفس
ٹیک فی ٹیسٹ
A-239 بلاک II P.E.C.H.S
شاہراہ قائدین کراچی
آفس 021 4556623، 446383
فیکس آفس:۔ 4555083

دمک رہا تھا۔ میں نے پوچھا۔ نسیم ملاقات ہو گئی؟ کہنے لگے باجی! ملاقات ہو گئی ہے اور بہت اچھی طرح سے ہوئی ہے لیکن میری تشنگی بجھی نہیں۔ تشنگی بڑھ گئی ہے حضور نے آگے بڑھ کر مجھے دو دفعہ گلے لگایا۔ مجھے پیار کیا اور بڑی محبت سے باوجود شدید طور پر تھکے ہوئے ہونے کے میرے محکمانہ حالات کے متعلق دریافت فرماتے رہے۔ اور قیمتی مشورہ بھی دیا۔ لیکن دوران ملاقات جب حضور نے مجھے گلے لگا کر پیار کیا تو مجھے سیدنا حضرت مصلح موعود یاد آگئے۔ کہ آپ ہمیں اسی طرح اس طریق سے بڑھ کر گلے لگایا کرتے تھے۔ پیار کرتے اور انتہائی محبت کا اظہار کرتے تھے آج بڑی مدت کے بعد پھر وہ پیار ملا میری عجیب کیفیت ہو گئی ہے۔ یہ کہتے کہتے میں نے نسیم کی آنکھوں میں خوشی کے غیر معمولی جذبات کی چمک دیکھی۔ اس پر میں نے کہا تم لوگ اپنی ملازمتوں پر رہتے ہو۔ صرف جلسہ کے دو چار دن یہاں گزارتے ہو۔ جلسہ میں ملنا تو صرف زیارت تک ہی محدود رہتا ہے۔ اگر اسی طرح کا پیار چاہتے ہیں تو کچھ چھٹی لے کر جلسہ کے ایام سے پہلے یا بعد میں آیا کریں۔ آپ لوگوں کو ایسا ہی پیار ملے گا۔ جس پیار و محبت کے نشے میں آپ اس وقت سرشار ہیں۔

حضور کو شعر و سخن سے بھی بے حد لگاؤ تھا۔ کسی اچھی آواز والے سے ترنم کے ساتھ دینی اشعار سننا بھی آپ کو بہت پسند تھا۔ چنانچہ جب کبھی مرکز سے باہر جانے کا اتفاق ہوتا اور احباب کرام میں سے کوئی کسی شاعر کے متعلق اور ان کی آواز کے متعلق تعریف کرتے اور ان کو بلانے کی پیشکش کرتے تو آپ اسے پسند فرماتے۔ کئی دفعہ کراچی کے سفر میں ایسا ہوا۔ محترم چوہدری محمد عبداللہ خان سابق امیر جماعت کراچی اس قسم کا انتظام کیا کرتے تھے۔ ربوہ میں بھی ایک صاحب ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اچھی آواز سے نوازا ہے۔ بیماری کے دوران میں بھی کبھی کبھی آپ ان سے درثمین کے اشعار سننا پسند فرماتے۔

لباس کی غیر معمولی سادگی

جہاں حضور کی طبیعت میں انتہائی طور پر صفائی ونزاکت و نفاست تھی وہاں سادگی کی انتہا بھی پورے کمال پر نظر آتی تھی۔ لباس نہایت سادہ رہنے سہنے کا طریق نہایت سادہ بعض اوقات لباس کی اس قدر سادگی میں ناپسند کرتی تھی۔ جب بھی سردی کا آغاز ہوتا آپ کھدر کے پاجامے وغیرہ بنوانے کا ارشاد فرماتے۔ پھر ان سردیوں کے لئے کھدر کے کرتے بھی بنا کرتے۔ یہ دونوں چیزیں مجھے پسند نہ ہوا کرتی تھیں۔ جب کبھی آپ کے لئے یہ لباس بنایا جاتا۔ میں یہ عرض کرتی کہ یہ کپڑے کھردرے ہیں۔ شلوار کے اندر کھدر کی دراز (پاجامے کی ایک قسم) پھولی ہوئی لگتی ہے۔ جو آرام دہ نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح آپ لحاف بھی سوتی پرنٹڈ کپڑا چھینٹ وغیرہ کا بنواتے۔ میں عرض کرتی کہ آپ انگلش بنے بنائے دراز منگوایا کریں۔ اسی طرح قمیض ملائم اور عمدہ قسم کے گرم کپڑے کی بنوایا کریں۔ آپ کو آرام اور سکون ملے گا۔ آپ کبھی تو ہنسی میں میرا یہ مطالبہ ٹلا دیتے اور کبھی سنجیدگی سے فرماتے تمہیں پتہ نہیں کہ کھدر گرم ہوتا ہے۔ تم مجھے فیشن نہ سکھایا کرو۔ لیکن آخر میں نے حضور کے آرام و سکون کی خاطر کھدر وغیرہ کھردرے کپڑوں کا استعمال ترک کروا دیا۔ اور لباس کے قطع و برید میں بھی اس طرح ترمیم کروائی جس سے حضور کو آرام رہا۔ بعد میں جب حضور کی اپنی طبیعت اس قسم کی بوجھل اور رف چیز کی متحمل نہ ہو سکتی تھی تو آپ اکثر فرمایا کرتے کہ تم نے اچھا کیا۔ واقعی اب مجھے اس قسم کے ہلکے اور نرم کپڑوں میں آرام محسوس ہوتا ہے۔

ایک دفعہ میں ڈرائینگ روم سیٹ کر رہی تھی۔ میں نے کافی ٹیبل' درمیان میں رکھ کر اس پر کوئی معمولی "ڈیکوریشن پیس" رکھ دیا۔ آپ ملاقات کے لئے اندر تشریف لائے۔ آتے ہی اس پر نگاہ پڑی۔ فرمایا اس ٹیبل کو ہٹاؤ یہاں سے۔ مجھے یہ پسند نہیں۔ اس پر میں نے کہا کہ یہ کمرہ کے فرنیچر کا حصہ ہے۔ ادھر ادھر کونوں میں یہ ٹیبل لڑھکتا پھرتا ہے میں نے اسے اس کی صحیح جگہ پر رکھ دیا ہے۔ اب دیکھئے! کمرہ میں اور بھی سامان موجود ہی ہے۔ یعنی صوفے اور پردے وغیرہ۔ آپ نے فرمایا پردے وغیرہ تو گرد و غبار مکھی وغیرہ سے بچنے کے لئے ضروری ہیں۔ صوفے کرسی بھی جب فرش پر بیٹھے کام کرتے کرتے تکان محسوس ہوتی ہے تو پھر ان پر کچھ وقت کام کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔ اس کافی ٹیبل کی کوئی ضرورت نہیں اس لئے اس ٹیبل کو ابھی یہاں سے اٹھواؤ دو چنانچہ وہ اسی وقت وہاں سے اٹھوا دیا گیا۔

خدام پر شفقت صدقات اور دعائیں

سفروں میں۔ پکنکوں میں باوجود اس کے کہ ہم نے ہر قسم کا انتظام اور اہتمام کر رکھا ہوتا۔ حضور اکثر ہاتھ پر روٹی رکھتے اور اس پر سالن وغیرہ رکھ کر اس طرح کھاتے۔ پھر ہمسفر عملہ کا خود اس طرح خیال رکھتے کہ اپنے ہاتھ سے کھانا برتنوں میں سے خود نکالتے اور عملہ کے ہر شخص کو دے دیتے اور ان کا اس حد تک خیال فرماتے کہ کھانے کے تمام تر لوازمات میں سے ایک ایک چیز عملہ کے ہر فرد تک اپنے ہاتھ سے بھجواتے۔ اچار' چٹنی' پھل' شربت چائے وغیرہ۔ تمام سفر میں علاوہ مقررہ عبادت کے تلاوت قرآن کریم تمام وقت ہی رہتی۔ روانگی سے قبل دعائیں صدقات وغیرہ معمول سے بہت بڑھ جاتے۔

باوجود کام میں غیر معمولی مصروفیت کے اور ایسے کام کے جس کی نوعیت ہی کچھ اور تھی۔ اگر ہم لوگوں کو اتفاق اپنا کام پڑ جاتا جس میں ہم لوگ اکیلے ہوتے۔ کوئی اس وقت پاس مددگار نہ ہوتا تو آپ فوری طور پر خندہ پیشانی سے آگے بڑھ کر ہمارے ساتھ مدد کرتے۔ مثلاً کسی وقت بے وقت مہمان ہی غیر متوقع طور پر آجاتے تو آپ اس صورت میں ضرور مدد فرماتے۔ پہلا خیال یہ غالب ہوتا کہ مہمان کی خاطر و مدارات میں تاخیر نہ ہونے پائے۔ اور مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ دوسرا خیال یہی کہ بیوی کے آرام و راحت اس کے جذبات و احساسات کی رعایت ضروری تھی۔

اے جانے والے ہزاروں ہزار سلام اور رحمتیں آپ پر ہوں اور ہزاروں ہزار افضال و برکات کا نزول آپ کے بعد آپ کے فرزند دلبند ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر۔ خدا کرے یہ کاروان دین اس کی قیادت میں ہمیشہ ترقی کی اعلیٰ شاہراہوں پر گامزن رہے۔ یہ سورج تمام اکناف عالم میں پوری آب و تاب کے ساتھ چمکے اور چمکتا چلا جائے۔

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1969ء)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
ندیم احمد قائد و ممبران عاملہ و اراکین
مجلس خدام الاحمدیہ پیر محل (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
صدر لجنہ اماء اللہ و ممبران عاملہ و اراکین و
ناصرات الاحمدیہ پیر محل (ٹوبہ ٹیک سنگھ)

با اختیار ڈسٹری بیوٹرز
کوکا کولا، فانٹا
سپرائیٹ، شیزان جوس
اشرف بیوریجز سٹور
پروپرائیٹر: محمد سلیم ابن حکیم اللہ دتہ جراح
آفس 52497
رہائش: 53497
کچہری بازار خانیوال

جماعت احمدیہ کی عظیم اور تاریخ ساز کامیابیوں پر اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر کرتے ہیں

- امیر جماعتہائے احمدیہ و صدران و ممبران عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ ضلع لودھراں
- ناظم انصار اللہ و اراکین عاملہ و زعماء و اراکین انصار اللہ ضلع لودھراں
- صدر لجنہ اماء اللہ و ممبرات عاملہ و صدرات و اراکین لجنات ضلع لودھراں
- قائد ضلع و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و قائدین ضلع و اطفال الاحمدیہ ضلع لودھراں

ہر بیماری کا علاج ہومیوپیتھک ادویات اور دیسی جڑی بوٹیوں سے کیا جاتا ہے۔
• پتھری • چنبل • کمانسی
• خارش • بواسیر • فالج • شوگر
• درد گردہ • دمہ • گنٹھیا • بلڈ پریشر
• جریان • یرقان
صابری دواخانہ
قائم شدہ 1968ء
میرپور چوک بھمبر آزاد کشمیر
ہومیو ڈاکٹر و حکیم رحمت اللہ صابر

سپیشلسٹ انڈیکیٹر۔ چین گراری سیٹ و دیگر تمام پرزہ جات برائے ہنڈا۔ یاماہا۔ سوزوکی کاواساکی موٹر سائیکل
تھوک و پرچون حاصل کریں
النصر آٹوز
3/2084 اندرون قصر اقریش حسین آگاہی روڈ ملتان

ظفر فرنیچر مارٹ (گلیانہ)
فضل الٰہی روڈ کھاریاں
پروپرائیٹر: منظور احمد ککھر
شوروم 511983 PP
رہائش 511244

گولڈن سپر باسمتی چاول کی خرید کیلئے
المشہود انٹرپرائز
گلیانہ روڈ کھاریاں
پروپرائیٹرز: چوہدری مقصود احمد، چوہدری داؤد احمد
آفس 05771 510662 511484

UNIVERSAL INDUSTRIAL SERVICES
IMPORTER STOCKIST & MANUFACTURER OFTEXTILE PARTS,ENDLESS BELTS TIMING BELTS & VBELTS ETC.
14-Talmour Road Chowk Shaheedan Multan.
Ph: 061-583512, 061-545633, Mob: (0361) 7960820, FAX 061-83512
BRANCH OFF.(AGENCY HANKOOK V BELTS KOREA)
AKBAR ROAD MULTAN.

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا
مرکز
213100 :
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

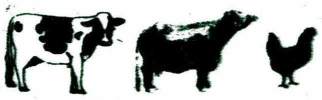
کیوریٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ماڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل، ربوہ پاکستان فون 04524-213156, 771

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ
دوکان 53181
گھر 5399
7-سنگھار سنٹر
بیکنگن روڈ لاہور
دوکان 7320977
گھر 7841669

نگینہ برتن سٹور المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
چوک جتوئیاں - چنیوٹ
دوکان 0466-332870

العطاء جیولرز
DT-145/C کری روڈ
شاہ سلطان چوک
راولپنڈی
پروپرائٹر: طاہر محمود
844986

ایک نئی فخریہ خدمت
اعلیٰ معیاری سٹین لیس سٹیل کے برتنوں کے ساتھ ساتھ اب ہم پیش کرتے ہیں
آپ کی فوری ضرورت
سٹین لیس سٹیل پریشر ککر
ضرورت کے مطابق قیمت نئے تحفوں کے ساتھ
پاک آئرن سٹور گولبازار ربوہ
دوکان 211007
گھر 212007

نظر اور دھوپ کے چشمے خریدنے کیلئے
تشریف لائیں
شکور بھائی چشمے والے
طارق بھائی و خالد بھائی
گولبازار ربوہ

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ
لاہور

Tel:(051) 536393
ALL ELECTRONICS
REPAIR SERVICES PLEASE VISIT
FOR REPAIR OF LONG DISTANCE
CORDLESS TELEPHONE AND
MOBILE PHONE.
57 AL FAISAL MARKET
LIAQUAT ROAD
RAWALPINDI.

ہمارے ہاں جستی روم کولر، گیزر، کوکنگ رینج
روم ہیٹر، ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ
دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش
کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ
لاہور
5114822
5118096

ڈیلرز: سام سنگ، ٹوشیبا، SONY ٹی وی، فرج،
CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی
اس کے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات
سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرانکس بالمقابل رحیم ہسپتال
گوجرخان
پروپرائٹر: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 0571-510066
0571-510140
رہائش: 0571-2868

ذائقہ بناسپتی
خالص جیسے ماں کا پیار

معیاری اور عمدہ
اشیاء صرف کیلئے تشریف لائیں
دوکان: 0571-2924
رہائش: 0571-2048
2673
عبدالرؤف کمیشن شاپ
تحصیل روڈ غلہ منڈی گوجرخان

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
مدراسی، سنگاپوری، اٹالین، بحرینی جیولری کی خریداری کیلئے
تشریف لائیں
نیو احمد جیولرز گلا چوک شہیداں سیالکوٹ
پروپرائٹر:- محمد احمد توقیر
فون: دوکان 0432-87444
رہائش 0432-586297
موبائل: 03432-734823

ڈائمنڈ کی جدید ورائٹی اور فینسی زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
صرافہ بازار سیالکوٹ
دوکان 592316
گھر 551179
586297